

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قرآن مجید کے اردو تراجم کا تقابلی جائزہ

تشریح کثر الایمان

عَنْ

خزائن الملطغیان

تالیف:-

استاذ الاساتذہ محمد احسان الحق جامعہ رضویہ
المحافظ الحاج

ناشر

بزم محدث اعظم پاکستان
مرکزی جامع مسجد ہجویری جناح کالونی فیصل آباد

[Click For More Books](#)

تذریعہ کفر الایمان



خرافات سائل ایمین

تالیف

استاذ الساتذہ الحافظ الحاج محمد احسان الحق جامعہ رضویہ، فیصل آباد

شیر بانٹی سنیل اینڈ کراکری ہاؤس

بوہڑ والا چوک ساہیوال

ناشر

بزمِ محدثِ عظیم پاکستان

مرکزی جامع مسجد تجویری جناح کالونی فیصل آباد

59712

نام کتاب _____ تنزیہ کنز الایمان
تالیف _____ استاذ الاساتذہ الحافظ الحاج محمد احسان الحق
جامعہ رضویہ فیصل آباد -
کاتب _____ سید احمد شاہ تمیز جناب محمد شریف گل صاحب
تعداد _____
ناشر _____ بزم محدثین اعظم پاکستان
تاریخ اشاعت _____ ماہ صفر ۱۴۰۵ھ
قیمت _____



ملنے کے پتے

منگتہ جاہلیہ ○ گنج بخش روڈ ○ لاہور
نوری بک ڈپو این پور بازار فیصل آباد ○ سلطانی کتب خانہ محمود فیصل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرآن مجید کے اردو تراجم میں سب سے بہتر ترجمہ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ہے۔ جسے امام اہل سنت مجددین و ملت اعظم حضرت مولانا شاہ احمد رضا صاحب البریلوی علیہ الرحمۃ نے تصنیف فرمایا۔

دیوبندی وہابی مودودی تراجم میں متعدد غلطیاں پائی جاتی ہیں جن سے عقائد حق اہل سنت و جماعت پر زبردست زد پڑتی ہے اور درسی نظامی میں مہارت نہ رکھنے والے اردو نواح عوام اسلام کے بچے اور بچے عقائد سے دور ہو جاتے ہیں۔ بنا بر اقتصار چند مثالیں عرض کی جاتی ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

مثال نمبر ۱

اللّٰهُ يَنْتَفِزُ فِي سَمٰوٰتِہِمْ - (پارہ نمبر ۱ کوغ نمبر ۱ آیت نمبر ۵)

ترجمہ محمود الحسن دیوبندی - اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے۔

شاہ رفیع الدین صاحب اور شاہ عبدالقادر صاحب کی طرف جو تراجم منسوب ہیں ان میں بھی غلطیاں پائی جاتی ہیں مگر بہ بنابر حسن ظن ان ہر دو بزرگوں پر اعتراض نہیں کرتے کیونکہ ان کی اور حضرت شاہ ولی اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز علیہم الرحمۃ کی کتب ہم تک وہابیوں دیوبندیوں کے توسط سے پہنچی ہیں۔ وہابیہ نے ان کی تصانیف میں تخریضیں کر کے اپنے مذہب کے مطابق عبارتیں بنائی ہیں لہذا ہر غلط عبارت

یا تاثرات ...

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ترجمہ عبدالمجاہد دریا بادی انہیں اللہ بنا رہا ہے۔

ترجمہ و خبیب الزماں اللہ جل شانہ، ان سے دل لگی کرتا ہے۔

ترجمہ مودودی اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے۔

ان چار تراجم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے درجہ کے مکروہ الفاظ منسوب کر کے بے عیب ذات کو عیب دار ظاہر کیا گیا ہے اور اردو نوحوں عوام کا ایمان تباہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے (العیاذ باللہ)

اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے ان غلط تراجم سے بچا کر اہل اسلام کو صحیح ترجمہ مرحمت فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

اللہ ان سے استہزا فرماتا ہے جیسا اس کی شان کے لائق ہے (کنز الایمان) معلوم ہوا کہ لفظ یُسْتَهْزِئُ منسوب الی اللہ ہونے کی صورت میں تشابہات کے قبیحے سے ہو جاتا ہے جس کے معنی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

مثال نمبر ۲

سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ - پارہ ۱۹ رکوع ۱۹ آیت ۱۹

ترجمہ محمود الحسن دیوبندی
ترجمہ عبدالمجاہد دریا بادی
ترجمہ مودودی
ترجمہ ڈی پی نذیر احمد

اللہ نے ان سے ٹھٹھا کیا ہے۔
اللہ ان سے تمسخر کرتا ہے۔
اللہ ان مذاق اڑانے والوں کا مذاق اڑاتا ہے۔
اللہ ان منافقوں پر ہنستا ہے۔

پہلی آیت کی طرح اس آیت کے بھی مندرجہ بالا تراجم غلط اور گمراہ کن ہیں۔ ان

ترجمہ خبیثہ کے پیش نظر ایک خبیث ہندو قرآن پاک کے متعلق کیسی خبیث
جو اس کرتا ہے ملاحظہ ہو۔

انسان آپس میں ٹھٹھا کیا کرتے ہیں لیکن خدا کا کسی کے ساتھ ٹھٹھا کرنا
ہنسی کی بات ہے یہ قرآن ہے یا بچوں کا کھیل (ستیارتھ پر کاشی ۷۲)۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ایسا پیارا ترجمہ کیا ہے کہ اس کے
پیش نظر قرآن پاک پر اعتراض نہیں کیا جا

سکتا۔ آپ نے فرمایا۔

اللہ ان کی ہنسی کی سزا دیتا ہے۔ (کنز الایمان)

معلوم ہوا کہ لفظ سخر "جب اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو تو اس کے معنی
ہنسی کی سزا دینے کے ہوتے ہیں۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ۔

(پ ۵ رکوع ۱۸ آیت ۱)

مثال نمبر ۳

ترجمہ محمود الحسن دیوبندی۔ ابدہ منافق دغا بادی کہتے ہیں اللہ
سے وہی ان کو دغا دے گا۔

ترجمہ وحید الزمان منافق دہکتے ہیں کہ وہ، اللہ تعالیٰ کو فریب دیتے
ہیں اور دیر نہیں جانتے کہ، اللہ تعالیٰ ان کو فریب دے رہا ہے۔

ترجمہ مودودی یہ منافق اللہ تعالیٰ کے ساتھ دھوکا بازی کر رہے
ہیں حالانکہ درحقیقت اللہ نے ہی انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔

دہائیوں کے پتے ہونے ان بیٹ ترمیم کے پیش نظر بیٹ ہندو ۱۵ اعتراض
نیچے وہ بگتا ہے۔ اللہ بڑے لوگوں کے دھوکے میں آتا ہے اور وہ خود دوسروں
کو دھوکا دیتا ہے تو ایسے خدا کو دور ہی سے سلام ہے وہ دھوکے بازوں سے
جا کرٹے اور دھوکے باز ابے ملیں۔ (ستیارتھ پرکاش ۲۴)

یہ اعتراض اہل سنت قبلہ قدس سرہ کے ترجمہ پر نہیں کیا جاسکتا۔ آپ
فرماتے ہیں۔

بیشک منافق اپنے گمان میں اللہ کو فریب دیا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل
کر کے مارے گا۔ (کنز الایمان)

مثال نمبر **يَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ** (پ رکو ۱۸ آیت)

نہجۃ محمد الحسن دیوبندی - وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا۔
توجہ وحید الزماں وہ اپنا داؤں کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ اپنا
داؤں کر رہا تھا۔

توجہ مودودی وہ اپنی چالیں چل رہے تھے اور اللہ اپنی چال
چل رہا تھا۔

نہجۃ فتح محمد جالندھری (ادھرتوں) وہ چال چل رہے تھے اور (ادھر)
خدا چال چل رہا تھا۔

زیرِ فسوہ بشاہ رفیع الدین مکررتے تھے وہ اور مکررتا تھا اللہ

قرآن و حدیث میں بارہا لفظ "سحان" ذکر فرما کر بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر
غیب سے پاک ہے۔ مگر ان منترجمین نے غلط و گمراہ کن تراجم کے ذریعہ اس کی
بے عیب ذات کے لیے مکرر داؤ چال بازی جیسی مذموم صفات ثابت کر کے
ایک خبیث ہندو کو زبردست گستاخی پر جبری کر دیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ
لقد اکر کرتا ہے اور مکاروں کا ساتھی ہے پس قرآن کلام اللہ نہیں کسی مکار
کی تصنیف ہے" (ستیارتھ پر کاشش ص ۳۱)

بے خبر مترجمین نے اگر بوقت ترجمہ کچھ محنت کی ہوتی اور (تغاییر معتبرہ دقربی
ص ۱۱ بیضادی مع ماشیرہ کازرونی ص ۱۱ مصری کبیر ص ۱۱ جمل ص ۱۱ وغیرہ
کا مطالعہ کیا ہوتا تو انھیں معلوم ہو جاتا کہ اللہ تعالیٰ نہ مکر کرتا ہے نہ چالیں چلتا
ہے وہ تو دشمنوں کی ہلاکت کی خفیہ تدبیریں فرمایا کرتا ہے۔

کافیست ترجمہ ملاحظہ ہو جس

اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیزہ میں شان الوہیت کا پورا

احترام کیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

وہ اپنا یا مکررتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا۔ (کنز الایمان)

مثال نمبر ۵ یَوْمَ يَكْتَفُ عَنْ سَاقٍ - (پا رکوع ۴ آیت ۹)

ترجمہ محمود الحسن دیوبندی۔ جس دن کھولی جائے گی پنڈلی
ترجمہ وحید الزمان۔ جس دن حق تعالیٰ کی پنڈلی کھولی جائے گی

ترجہ فتح محمد ————— جس دن پنڈلی سے کپڑا اٹھایا جائے گا۔

قرآن مجید کی کچھ آیات محکم ہیں اور کچھ متشابہ۔ حکمات پر عمل کرنا اور متشابہات پر ایمان لانا ضروری ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۱) مگر متشابہات کے معانی کو اللہ و رسول (جل مجدہ و صلی اللہ علیہ وسلم) کے سوا کوئی نہیں جانتا (آل عمران رکوع ۱۱) اس آیت کریمہ میں ذکر کردہ لفظ "ساق" متشابہات کے قبیلے سے ہے۔ مگر افسوس کہ ان مترجمین نے "ساق" کا معنی پنڈلی کیا اور پنڈلی کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب مانا اسے کپڑوں میں ملبوس ٹھہرایا اور اتنا نہ سوچا کہ اس ترجمہ سے عوام بہک جائیں گے اور اس بد عقیدگی میں مبتلا ہو جائیں گے کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ جسم ہے پنڈلی رکھتا ہے کپڑے پہنتا ہے۔ ایک دن کپڑا اٹھا کر پنڈلی تنگی کر دے گا۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) اب یہ تو یہ مترجمیں اللہ تعالیٰ کی طرح اس کے کپڑے کو بھی قدیم مانیں گے اور جس کارخانے میں تیار کیا گیا اسے بھی قدیم ٹھہرائیں گے۔ یا حق سبحانہ تعالیٰ کو محتاج الی الحوادث سمجھیں گے۔ بہر صورت شرک سے نہیں بچ سکتے۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا ترجمہ تفاسیر معتبرہ کا پچوڑ ہے اور عقائد اہل سنت و جماعت کا محافظ

ہے ملاحظہ ہو۔

جس دن ایک ساق کھولی جائے گی جس کے معنی اشہری جانتا ہے۔

(کنز الایمان)

مثال نمبر ۴ لَا اُقْسِمُ (پ ۲۹ رکوع ۶ آیت ۱)

جس طرح اللہ تعالیٰ جسم اور پنڈلی سے پاک ہے یوں ہی کھانے پینے کی نسبت سے بھی پاک ہے کیونکہ یہ مخلوق کی صفتیں ہیں خالق کی نہیں مگر ”لَا اُقْسِمُ“ کا ترجمہ کرتے وقت اشرف علی تھانوی، محمود الحسن دیوبندی، مودودی، شاد اللہ امرتسری، وحید الزمان وغیرہ وہاں دیوبند نے زبردست ٹھوکریں کھائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف کھانے کی نسبت کرتے ہوئے صاف لکھ دیا کہ ”میں قسم کھاتا ہوں۔ ایھا ذبا اللہ“

اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ کے مزار پر انوار پر کہ آپ نے شان الوہیت کا لحاظ رکھ کر ترجمہ کیا ہے فرماتے ہیں۔

”مجھے قسم ہے“ دکنز الایمان

مثال نمبر ۵ مَا ارِيْدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا ارِيْدُ اَنْ يَطْعَمُوْنَ (پ ۲ رکوع ۲ آیت ۱)

ترجمہ اشرف علی تھانوی۔ میں ان سے (مخلوق کی) رزق رسائی کی درخواست نہیں کرتا نہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو کھلائیں۔

ترجمہ محمود الحسن دیوبندی۔ میں نہیں چاہتا ان سے روزینا اور نہیں چاہتا کہ مجھ کو کھلائیں۔

ترجمہ ثنا اللہ میں ان سے رزق کا طالب نہیں ہوں اور نہ یہ چاہتا ہوں
کہ مجھے کھانا کھلائیں۔

ترجمہ مودودی میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں
کہ وہ مجھے کھلائیں۔

ان ترجموں سے اردو خواں عوام اس بد عقیدگی میں مبتلا ہو سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
کھانا کھاتا تو ہے مگر وہ کسی سے مانگتا نہیں حالانکہ وہ جل طرح مانگنے سے
پاک ہے یونہی کھانے سے بھی پاک ہے۔ فرمایا ہے **هُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ**
یعنی اللہ تعالیٰ سب کو کھلاتا ہے خود نہیں کھاتا (پہلے رکوع ۱۰) اگر ان
مترجمین نے کھانا کھلانے اور کھانا دینے کا فرق معلوم کیا ہوتا تو **يُطْعِمُونَ**
کا ترجمہ لکھتے وقت اس زبردست غلطی کا شکار نہ ہوتے۔

اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ کا ترجمہ اس غلطی سے بالکل محفوظ ہے
اور شان الوہیت کا صحیح ترجمان ہے
فرماتے ہیں۔

میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے
کھانادیں (میری خلق کے لیے) **كُلَّ الْإِيمَانِ مَعَ الْخِزَامِ**۔
مَنْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ
مِنَ الْغُمَامِ وَالْمَدَائِكِ۔ (پہلے رکوع ۹ آیت ۱۴)
ترجمہ اشرف علی تھانوی: یہ (کجواہ) لوگ صرف اس امر کے منتظر

معلوم ہوتے ہیں کہ حق تعالیٰ اور فرشتے بادل کے سائبانوں میں ان کے پاس
انزادینے کے لیے آویں۔

کیا وہ اس کی راہ دیتے ہیں کہ آوے
ان پر اللہ ابر کے سائبانوں میں اور

ترجمہ محمد الحسن دیوبندی

شنتے۔

کیا وہ اس کے منتظر ہیں کہ اللہ بادلوں کے چتر لگائے

فرشتوں کے پرے ساتھ لیے خود سامنے آجود ہو۔

ترجمہ مودودی

ترجمہ شمس اللہ امرتسری یہ مشرک لوگ اب اس امر کی انتظار کرتے ہیں کہ
ترجمہ شمس اللہ امرتسری خود خدا ہی بادلوں کے سائے میں ان کے پاس

سے اور اس کے فرشتے۔

انا جاننا یونسی بادلوں میں یا کسی دوسری چیز میں مستور و محاط و مفروض
ہونا یہ سب مخلوق کی صفاتیں ہیں خالق کی نہیں۔ حق تعالیٰ ان سب سے
پاک ہے مگر مندرجہ بالا مترجمین نے اس کی مقدس ذات کی طرف آنے
کی بھی نسبت کی اور بادلوں میں مستور و محاط ہونے کی بھی (لا حول ولا
قوة الا باللہ) اگر ان مترجمین نے کچھ عنایت کی ہوتی اور ترجمہ لکھتے وقت
سورہ النحل کی آیت ۱۷۰ کا مطالعہ کیا ہوتا تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ اللہ
تعالیٰ کے آنے کی بجائے اس کا حکم اور عذاب آیا کرتا ہے۔ دیوبندی ترجمہ
کے پیش نظر ایک دیابتی قرآن پاک پر اعتراض کرتا ہے کہ کیا خدا اسی
طرح اپنے سر بستہ فرشتوں کو لے کر پھرا کرتا ہے جس طرح جنیبل اپنی فوج کو۔
ستیا رتھ برکاش صاحب

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مگر اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ کا ترجمہ اس خبیث اعتراض سے پاک ہے اور عقائد اہل سنت و جماعت

کا صحیح محافظ ہے آپ فرماتے ہیں۔

کاہے کے انتظار میں ہیں مگر یہی کہ اللہ کا عذاب آئے چھائے ہوئے

بادلوں میں اور اس کے فرستے اتریں۔ (کتر الانبان)

مثال نمبر ۹
تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَ لَا اَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ۔
(پارہ نمبر دو کوع نمبر آیت نمبر ۱)

ترجمہ محمود الحسن دیوبندی
تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے۔

ترجمہ عبدالکابرد
تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ تیرے دل میں ہے۔

ترجمہ وحید الزمان
تو تو میرے دل تک کی بات جانتا ہے اور دالبتہ میں تیرے دل کی بات نہیں جانتا۔

ترجمہ مودودی
آپ جانتے ہیں جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ آپ کے دل میں ہے۔

دل اور جی جسم کے ایک ٹکڑے کا نام ہے اللہ تعالیٰ جسم سے بھی پاک ہے اور اس کے اجزا سے بھی۔ اس عقیدہ حق سے مندرجہ مترجمین کس قدر بے خبر ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے بلا تکلف دل اور جی ثابت کر رہے ہیں، انھیں اتنی بھی خبر نہیں کہ دل تو گوشت کا ٹکڑا ہوتا ہے کیا ان کا خدا گوشت سے بنا ہوا ہے (معاذ اللہ)

اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ نے اس جگہ بھی اہل سنت و جماعت کے عقائد کی پوری پوری حفاظت کی فرماتے

ہیں۔ ”تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے“
(کنز الایمان)

أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ -

۱ پ ۹ رکوع ۱۱ آیت ۵۔

مثال نمبر

ترجمہ اشرف علی تھانوی کے قلب کے درمیان میں۔
اللہ تعالیٰ آڑ بن جایا کرتا ہے آدمی اور اس

ترجمہ وحید الزماں
اللہ آدمی اور اس کے دل کے بیچ میں آڑ
ہو جاتا ہے۔

ترجمہ ثناء اللہ امرتسری خدا انسان کے دل پر پردہ ہو جاتا ہے۔
ترجمہ مودودی اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان مائل ہو
جاتا ہے۔

ایک چیز جو دو چیزوں کے درمیان مائل ہو اور اڑ بنے وہ ان دونوں
میں گھری ہوئی ہوتی ہے اور وہ نظروں اس پر عاوی ہو کرتی ہے اور اللہ
تعالیٰ چونکہ گھرنہیں سکتا ہے اور کوئی چیز اس پر عاوی ہو نہیں سکتی ہے اس
لیے مندرجہ تراجم سب کے سب شان الوہیت کے منافی ہونے کی وجہ سے
غلط ہیں۔

صحیح ترجمہ صرف اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ کا ہے آپ نے فرمایا۔
اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں مائل ہو جاتا ہے، مگر الایمان

مِثَالُ نَمْرِ الْبُرِّ (پہ رکو ع ۱۴ آیت ۱)

ترجمہ محمود الحسن دیوبند کی (اللہ نے) پھر قرار پکڑا عرش پر۔
ترجمہ اشرف علی تھانوی کی پھر عرش پر قائم ہوا۔
ترجمہ وحید الزمان پھر تخت پر چڑھا۔
ترجمہ ثناء اللہ امرتسری پھر تخت پر بیٹھا۔

چڑھنا بیٹھنا قائم ہونا قرار پکڑنا یہ سب مخلوق کی صفیں ہیں اللہ تعالیٰ ان سب سے پاک ہے تو اس کی مقدس ذات کے لیے ان الفاظ کا استعمال کرنا عقائد اہل سنت و جماعت سے جاہل ہونے کی دلیل ہے نہ فہم۔ مترجمین نے لفظ استوی سے دھوکا کھایا اور یہ نہ سمجھا کہ فسوب الی اللہ ہونے کی صورت میں یہ لفظ متشابہات کے قبیلے سے ہو جاتا ہے ان تراجم کے پیش نظر ایک تجدید ہندو قرآن مجید پر اعتراض کرتا ہے کہ جو عرش پر جا بیٹھے وہ حاضر و ناظر کیسے ہو سکتا ہے؟ (دستیار محمد پرکاش ص ۱۶۲۸) ان دیوبندی وہابی مترجمین کی دزدگی دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر بھی کہتے ہیں اور غلط ترجمہ کر کے اس کی نفی بھی کرتے ہیں۔

نے دیگر علماء حق اہل سنت و جماعت

اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ کی طرح اس لفظ کو متشابہات میں شمار

کر کے ترجمہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

مَنْ اُتَقَدَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ اِلَّا شَيْءًا قَبْلَ وَقُوْعِهَا فَهُوَ كَافِرٌ .

جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس کے واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا وہ کافر ہے۔ (ص نمبر ۲۰۱)

نے اس آیت کا ترجمہ لکھتے وقت

اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ

بھی عقیدہ اہل سنت و جماعت

کی صحیح ترجمانی فرمائی۔ لکھتے ہیں کہ۔

مُزَوَّرٌ اَللّٰهُ ظَاهِرٌ كَرَدِّ بے گایان والوں کو اور ضرور ظاہر کر دے گا منافقوں کو۔

(کنز الایمان)

بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا اِنَّا نَسِينَاكُمْ .

(پا ۲۱ رکوع ۱۵ آیت ۳)

مثال نمبر ۱۳

تم اپنے اس دن کے آنے کو بھول رہے

تھے ہم نے تم کو بھلا دیا۔

ترجمہ اشرف علی تھانوی

تم نے بھلا دیا تھا اس اپنے دن کے طے کو ہم نے

بھی بھلا دیا تم کو۔

ترجمہ محمود الحسن

پس اس دن کو بھولنے کی وجہ سے عذاب کا مزا چکمو

ہم تم کو بھول گئے ہیں۔

ترجمہ شفاء اللہ

تم نے اس دن کی طاقت کو فراموش کر دیا ہم نے

بھی اب تمہیں فراموش کر دیا ہے۔

ترجمہ مودودی

اس آیت میں لفظ نسیان کافروں کی طرف بھی منسوب ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف بھی۔ کافروں کی طرف منسوب ہونے کی صورت میں اس کو بھولنا بھلا دینا فراموش کرنا کے معنوں میں مستعمل ماننا درست ہے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے کی صورت میں یہ معنی درست نہیں بلکہ چھوڑ دینا کے معنی لیے جائیں گے کیونکہ بھولنا عیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اس اسول کو اگرچہ مستند مفسرین نے بالتصریح ذکر فرمایا ہے مگر وہابی مترجمین کی بد عقیدگی نے انہیں اس کے سمجھنے سے محروم رکھا بنا بریں انہوں نے عذاب آخرت سے بے خوف ہو کر اللہ تعالیٰ کی بے عیب ذات کی طرف بدترین غیب منسوب کر دیا (العیاذ باللہ) خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے خصوصاً بد عقیدہ دلربا سے

عظمت قبلہ قدس سرہ نے عظمت شان الوہیت کا لحاظ رکھ کر ترجمہ فرمایا ہے ملاحظہ ہو۔

ہم اپنے اس دن کی حاضری بھولے تھے ہم نے تمہیں چھوڑ دیا (عذاب میں) (کنز الایمان مع الخزانہ)

شمال نمبر ۱۲ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يَنْصُرُونَ (پہ نمبر ۱۵ آیت نمبر ۶۲)

عبدالشرف علی تھانوی (قیامت کے دن نہ کسی کو کوئی سفارش قبول ہوگی اور نہ ان لوگوں کو کوئی بچا سکے گا۔)

ترجمہ محمود الحسن

ترجمہ شام اللہ

نہ کام آوے اس کو سفارش اور نہ ان کو مدد پہنچے۔
نہ اس کو کسی کی سفارش ہی کام دے گی اور نہ ان
کو مدد پہنچے گی۔

د سفارش کچھ فائدہ دے گی نہ مدد ملے گی۔

نہ کوئی سفارش آدمی کو فائدہ دے گی اور نہ مجرموں
کو کسی سے کوئی مدد پہنچ سکے گی۔

ترجمہ وحید الزمان
ترجمہ مودودی

قرآن و حدیث میں پوری صراحت کے ساتھ مسند شفاعت ذکر فرمایا گیا ہے کہ
قیامت کے دن مومنوں کو شفاعت نفع دے گی ان کی دوستیاں کام
آئیں گی ایک مومن دوسرے مومن کو مدد پہنچا سکے گا البتہ کافر کو نہ شفاعت
نفع دے گی نہ دوستی کام آئے گی نہ کسی سے مدد پہنچ سکے گی۔ مندرجہ ترجمہ
سے مومن اور کافر میں فرق نہ کیا اور آیت مبارکہ کا ایسا ترجمہ کیا کہ اس آیت
کا دیگر آیات و احادیث سے ٹکراؤ پیدا کر دیا ان کے اس غیر دانش مندانہ
ترجمے کے پیش نظر ایک جمعیت ہندو نے شفاعت کے مسئلہ پر جمعیت اعتراض
کیا ہے وہ بھگتا ہے کہ جب سفارش نہ مانی جائے گی تو پھر یہ بات کہ پیغمبر کی
سفارش و شہادت سے خدا بہشت دے گا غلط ثابت ہوتی ہے۔
(استیارت محمد پر کاشش ص ۱۰۷)

کا ترجمہ اتنا نفیس ہے کہ اس پر کوئی ہندو
اعتراض نہیں کر سکتا اور وہ ترجمہ کسی

اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ

آیت و حدیث سے لگواتا بھی نہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

قیامت کے دن، نہ کافر کو کوئی سفارش نفع دے اور نہ ان کی مدد ہو۔

(کنز الایمان)

فَأَسْتَقِيمُ كَمَا أُمِرْتُ وَفَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا
مثال نمبر ۱۵ يَطْفُوا - (پارہ ۱۲ رکوع ۱۰۶ آیت ۳)

ترجمہ اشرف علی تھانوی
تو آپ جس طرح کر آپ کو حکم ہوا ہے
(راہِ دین پر) مستقیم رہیے اور وہ لوگ

بھی مستقیم رہیں جو کفر سے توبہ کر کے آپ کے ہمراہی میں ہیں اور دائرہ دین
سے ذرا مت نکلے۔

ترجمہ شمس اللہ
پس جیسا تم کو حکم ہوتا ہے تو اود تیرے تا بعد از مضبوط رہنا
اور کبھی نہ کرنا۔

ترجمہ موؤودی
پس اسے محمد تم اور تمہارے وہ ساتھی جو (کفر و بغاوت
سے ایمان و اطاعت کی طرف) پلٹ آئے ہیں ٹھیک
ٹھیک راہِ راست پر ثابت قدم رہو جیسا کہ تم کو حکم دیا گیا اور بندگی کی حد
سے تجاوز نہ کرو۔

ترجمہ محمود الحسن
سو تو سیدھا چلا جا جیسا تجھ کو حکم آ اور جس نے توبہ کی
تیرے ساتھ اود حد سے نہ بڑھو۔

اس آیت میں صیغہ امر (فَأَسْتَقِيمُ) بھی ہے اور صیغہ نہی (لَا يَطْفُوا) بھی ہے۔

میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب ہیں اور دوسرے میں عام لوگ ۔
بنا بریں پہلا مفرد ہے اور دوسرا جمع ۔ پہلے میں شریعت مطہرہ پر قائم
رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور دوسرے میں سرکشی سے روکا گیا ہے چونکہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سرکشی سرزد نہیں ہو سکتی اس لیے لا
تَطْعُونَا کے عموم میں آپ کو داخل نہیں مانا جاسکتا اس مضمون کو مندرجہ بالا
ترجمین ادا کرنے سے قاصر ہے ۔ پہلے تین د ا شرف علی ثناء اللہ، موددی
تو صیغہ مفرد و صیغہ جمع میں فرق نہ کر سکے، اور چوتھے (محمود الحسن) نے
اگرچہ مفرد جمع کا فرق تو کیا ہے مگر لا تَطْعُونَا کے عموم سے پیغمبر اسلام صلی
اللہ علیہ وسلم کو خارج نہ بتا سکنے کے جرم میں وہ بھی گرفتار ہیں ۔

عوام مسلمانوں کی صحیح راہنمائی صرف اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ
کے ترجمہ میں پائی جاتی ہے آپ نے ہر صیغے کا اس کی شان کے لائق ترجمہ
کیا ہے آپ فرماتے ہیں ۔

تو قائم رہو جیسا تمہیں حکم ہے اور جو تمہارے ساتھ جو ع لایا ہے اور
اسے لوگوں کو سرکشی نہ کرو ۔ (کنز الایمان)

مَا كُنْتَ تَذِيرُنِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْاِيْمَانُ

(پ ۲۵ رکوع ۶ آیت ۱)

تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہے کتاب اور نہ

ایمان ۔

مثال نمبر ۱۹

تجۃ محمود الحسن

تہیں کچھ پتہ نہ تھا کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور
ترجمہ مودودی کی ایمان کیا ہوتا ہے۔

(ترتول وحی سے پہلے)
ترجمہ عبد الماجد خلیفہ اشرف علی آپ کو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب

کیا چیز ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا چیز ہے۔
ترجمہ ثناء اللہ تونہ جانتا تھا کہ کتاب کیا ہوتی ہے نہ ایمان
جانتا تھا۔

ترجمہ وحید الزمان مجھ کو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ کتاب کیا چیز
ہے اور نہ ایمان معلوم تھا۔

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پیدا کئی طور پر مومن ہوتے ہیں ایک ان
کے لیے بھی ان پر کفر طاری نہیں ہو سکتا البتہ احکام شرع کی تفصیل آہستہ
آہستہ ان پر اترتی رہتی ہے قرآن مجید نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کو سب سے پہلا مسلمان کہا ہے (پارہ ۸ رکوع ۷) آپ نے نزول وحی
سے چالیس سال پہلے اللہ اکبر کبیراً الحمد للہ کثیراً سُبْحَانَ اللّٰهِ
بِكْرًا وَآصِلًا پڑھا تھا یہ حدیث صحیحہ فیض القدر ص ۱۵۱ سیدنا عیسیٰ
علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پچھن ہی میں اللہ تعالیٰ کے معبود برحق
ہونے کا اور متعدد ایمانی باتوں کا اقرار کیا اور بر ملا اظہار فرمایا تھا۔ (پارہ
رکوع ۵) لہذا اس آیت کا غلط ترجمہ کر کے مندرجہ مرتبہ جمیع کا حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت یہ لکھنا کہ آپ کو نزول وحی سے پہلے ایمان کی خبر نہ تھی گمراہ کن ہے اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو ان ناپاک تراجم کے پڑھنے سے بچائے۔

اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ کا ترجمہ کس قدر ایمان افروز اور باطل سوز ہے۔ فرماتے ہیں۔

اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے نہ احکام شرع کی تفصیل (کتر الایمان) دُجْدَكَ صَالًا فَهْدَى۔

(پارہ نمبر ۳۰ رکوع نمبر ۱۸ آیت نمبر ۷)

ترجمہ محمود الحسن — پایا تجھ کو بھٹکتا پھر راہ بھجائی۔

ترجمہ عبد الماجد — آپ کو بے خبر پایا سو راستہ بتا دیا۔

ترجمہ اشرف علی — اللہ تعالیٰ نے آپ کو شریعت سے بے خبر پایا سو آپ کو شریعت کا راستہ بتلا دیا۔

ترجمہ شہناز اللہ — تمہیں بے خبر پایا تو راہنمائی کی۔

ترجمہ وحید الزمان — اس نے تجھ کو بھولا بھٹکا پایا پھر راہ پر لگایا۔

ترجمہ مودود کی — تمہیں ناواقف راہ پایا اور پھر مددایت بخشی۔

آیت کریمہ میں ذکر کردہ لفظ صَال کی اڑ میں مندرجہ بالا مترجمین نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بھولا ہوا۔ بھٹکا ہوا اور ناواقف لکھ کر

59712

در اصل اپنے بھگنے شریعت سے بدلہ خیر ہونے مقام نبوت سے ناواقف اور آداب رسالت سے جاہل ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے ان نالائقوں کو اتنی خبر نہیں کہ یہ لفظ (ضال، ضلال) بمعنی محبت سے ماخوذ ہے اور یہی معنی بارگاہ رسالت کے زیادہ مناسب ہے کیونکہ یہ وہ بارگاہ ہے

جہاں سے

جبریل رزتے ہیں سمیٹے ہوتے پر کو
قاضی ثناء اللہ ربانی پتی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ قَالَ بَعْضُ الصُّوفِيَّةِ
مَضَاهُ وَجَدَكَ مُجِبًا عَاشِقًا مُطِرًا فِي الْحُبِّ - وَالْعِشْقِ
..... فَهَذَا كَ..... إِلَى وَصْلِ مَحْبُوبِكَ

حَتَّى كُنْتُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى -

صوفیاء کرام نے فرمایا کہ وَجَدَكَ ضَالًا فَهَذَا كَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی محبت میں بہت بڑھا ہوا پایا تو آپ کو اپنے دیدار کی راہ دکھائی کہ آپ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى کے مرتبہ پر فائز ہوئے۔ (تفسیر مظہری ص ۲۸۶) امام فخر الدین الرازی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ الضَّلَالُ بِمَعْنَى الْحُبِّ ضَلَالٌ بِمَعْنَى الْحُبِّ کے معنی میں بھی آیا کرتا ہے۔ (تفسیر کبیر ص ۱۱۸) قرآن مجید میں ہے کہ سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھائیوں نے جیب باہم گفتگو کی کہ ہم جماعت میں قوی ہیں زیادہ کام آسکتے ہیں مگر تارے والد محترم علیہ السلام بھائی یوسف علیہ السلام

سے زیادہ محبت و پیار فرماتے ہیں تو انھوں نے اس پیار و محبت کے لیے لفظ 'ضلال' ہی استعمال کیا۔ پارہ ۱۲ رکوع ۱۱ معلوم ہوا کہ قرآن مجید کی بعض دیگر آیات میں بھی ضلال بمعنی محبت استعمال ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ کی قبر انور پر نازل فرمائے کہ آپ نے لفظ ضلال کے ترجمہ میں بارگاہ رسالت کے ادب کا بھی لحاظ رکھا اور محاورات عرب کا بھی اور اردو خواں عوام کو بھی بٹھکنے سے بچایا۔ آپ فرماتے ہیں۔

تمہیں اپنی محبت میں خود رفته پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ کنزالایمان

مثال نمبر ۱۸
عَضَىٰ آدَمُ سِرْبَهُ فَعَوَىٰ
(پارہ ۱۶ آیت ۶)

ترجمہ محمود الحسن مہمالا آدم نے اپنے رب کا پھر راہ راست سے ہٹا۔

ترجمہ اشرف علی آدم سے اپنے رب کا قصور ہو گیا سو غلطی میں پڑ گئے۔

ترجمہ شہداء اللہ نافرمانی کی پس وہ بھٹک گیا۔

ترجمہ وحید الزمان اپنے مالک کافر مانا سنا آخر بھٹک گیا۔

ترجمہ مودودی آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور راہ راست سے بھٹک گیا۔

نافرمانی کی آدم نے رب اپنے

ترجمہ منسوب بشاہ رفیع الدین کی پس گمراہ ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَنبِئْهُمْ وَلَهُمْ لَعْنَةُكَ عَسْرًا مَّا۔ آدم بھول گیا اور ہم نے

اس کا قصد نہ پایا (پارہ نمبر ۱۶ رکوع نمبر ۱۵) حدیث شریف میں ہے مَن
نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ نَأْكُلُ أَوْ شَرِبَ فَلْيَتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ
اللَّهُ وَسَقَاهُ - جس روزہ دار نے بھول کر کھایا پیا واپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے
اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے - (مشکوٰۃ ص ۱۱) آیت سے معلوم ہوا کہ سیدنا آدم
علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھول کر کھایا تھا اور حدیث سے پتہ چلا کہ
بھول کر کھایا پیا جائے تو گرفت نہیں ہوتی روزہ میں ٹوٹا وہ کھانا پینا اللہ کی
طرف سے ہوتا ہے کہ اسی نے کھلایا اسی نے پلایا مگر چونکہ حَسَنَاتُ الْأَنْبِيَاءِ
سَيِّئَاتِ الْمُشْرِكِينَ - ابرار کی نیکیاں مشرکین کی لغزشیں ہوا کرتی ہیں (تفسیر
صادی ص ۲۲ ج ۱) اور آدم علیہ السلام مقربین سے ہیں اس لیے آپ کی اس
بھول پر ”عصی“ اور ”عوی“ کا اطلاق فرمایا گیا ہے مگر ہم پر لازم ہے کہ
آپ کی عصمت و عظمت کا لحاظ رکھ کر ان دو لفظوں کا ترجمہ کریں۔ افسوس
کہ ان مترجمین نے آداب ترجمہ سے نا آشنا کی کاتبوت دیا اور حضرت آدم
علیہ السلام کی پاک ذات کی طرف ناپاک الفاظ منسوب کر کے آپ کے دامن
عصمت کو داغدار کرنے کی کوشش کی۔ حالانکہ یہ مترجمین ان الفاظ خبیثہ کو
اپنے لیے یا اپنے اساتذہ کے لیے استعمال کرنا ہرگز پسند نہیں کرتے۔

حضرت قبلہ قدس سرہ کا ترجمہ کتنا نفیس ہے کہ اس سے
سیدنا آدم علیہ السلام کی
عصمت بھی داغدار نہیں ہوتی اور قرآنی الفاظ کے شرعی معانی ہی ادا ہو جاتے

میں آپ نے فرمایا -

آدم سے اپنے رب کے حکم میں نذرشس سماق ہوئی تو جو مطلب چاہا تھا اس کی
راہ نہ پائی (اور اس درخت کے کھانے سے دائمی حیات نہ ملی) (کنز الایمان ص
الحزائن)

مثال نمبر ۱۹

إِنَّا بَنَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

(۶۱ آیت ۲ رکوع ۱۲)

ترجمہ اشرف علی برادران یوسف علیہ السلام نے کہا، واقعی ہمارے باپ
اس مقدم میں کھلی غلطی پر ہیں۔

البتہ ہمارا باپ صریح غلط ہے۔

ترجمہ محمود الحسن

بیشک ہمارا باپ صریح غلطی پر ہے۔

ترجمہ شامد اللہ

بیشک ہمارا باپ ضرور کھلی غلطی کر رہا ہے۔

ترجمہ وحید الزمان

جیسی بات یہ ہے کہ ہمارے آبا جان بالکل ہی بہک

ترجمہ مودودی

گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر سیدنا یعقوب علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی
طرف غلطی، غلط اور بہکنے کی نسبت بہت بڑی گستاخی ہے مگر بے ادب
مترجمین نے اسے بطیب خاطر گوارا کیا بلکہ ان کے گستاخ ترجمہ سے یہ بھی ثابت
ہوا کہ سیدنا یوسف علیہ السلام کے بھائی معاذ اللہ کافر تھے کیونکہ نبی کا بے
ادب کافر ہوتا ہے حالانکہ ان حضرات نے ہرگز کفر نہ کیا اور سیدنا یوسف

عبدالسلام سے ان کی صغیر سنی میں جو سلوک کیا گیا اسے بھی آپ نے بعد میں لا
تَشْرِيْبٍ عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ كَهْرُكُمْ مَعْفَاً كَرِيْمًا (پارہ نمبر ۳ رکوع نمبر ۴)
بلکہ قرآن مجید ان کے کامل الایمان ہونے کا گواہ ہے۔ (دیکھو پارہ ۱ رکوع ۱۱)
اسو کس کہ ان مترجمین نے ضلال یعنی محبت واسلے عربی محاورہ سے صرف
نظر کر کے اس آیت کا وہ ترجمہ کیا جو اردو خواں عوام کے لیے راہنما نہیں
گمراہ کن ہے۔

علمحضرت قبلہ قدس سرہ
کا ترجمہ آداب نبوت کا محافظ
بھی ہے اور عوام کا صحیح راہنما
بھی۔ آپ فرماتے ہیں۔

یشک ہمارے باپ صراحتاً ان کی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ (کنز الایمان)
قَالَ فَعَلْتُمْهَا إِذَا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ -
مثال نمبر ۲۰ : (پارہ نمبر ۱۹ رکوع نمبر ۶ آیت نمبر ۱)

موسیٰ نے جواب دیا کہ واقعی اس وقت وہ حرکت میں
کر بیٹھا تھا اور مجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔

کہا کیا تو تمہاری نے وہ کام اور میں تمہارا چوکنے والا۔
موسیٰ نے کہا میں نے وہ کام یشک کیا تھا مگر جب خود
بھی گمراہ ہوں میں تھا۔

موسیٰ نے کہا میں نے یشک، وہ حرکت کی تھی مگر جب
میں نادان تھا۔

ترجمہ اشرف علی
ترجمہ محمود الحسن
ترجمہ شاد اللہ
ترجمہ وحید الزمان

دعوی نبوت سے پہلے سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک طعون قبعلیٰ کو ایک پیغمبر زادے پر ظلم کرنے سے منع کیا مگر وہ نہ رکا تو آپ نے اسے بضرر تا دیب ایک ملک مارا جس سے وہ مر گیا۔ پھر آپ نے دعوائے نبوت کے بعد اس واقعہ کا اعتراف فرعون کے سامنے کیا تو اس موقع پر آپ یہ تو فرما سکتے ہیں کہ مجھے اس بات کی خبر نہ تھی کہ قبعلیٰ ایک مکا لگنے سے مر جلتے گا لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں نادان تھا غلط کار تھا گمراہ تھا کیونکہ ہی گمراہ نہیں ہو سکتا مگر افسوس کہ مندرجہ مترجمین نے اپنی نادانی کی بنا پر آپ کی طرف وہ ناپاک الفاظ منسوب کر دیئے جو کہ دعوائے نبوت کے منافی اور پیغمبروں کی عصمت و عظمت کے مخالف ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ مترجمین مقام نبوت سے نا آشنا ہیں اور قرآن مجید کا صحیح ترجمہ کرنے سے نا بلد ہیں۔

عالم حضرت قبلہ قدس سرہ
کا ترجمہ لغویس ترجمہ صحیح تر خوب تر
برتر اور سب سے بہتر ہے۔ آپ

نے فرمایا۔

موسیٰ نے فرمایا میں نے وہ کام کیا جب کہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی (میں نہ جانتا تھا کہ گھولسار نے سے وہ شخص مر جائے گا میرا رانا تا دیب کے لیے تھا

نہ قتل کے لیے) (کنز الایمان مع الخزان)

ثَاوُكِبَا قَالَ هَذَا رَأْيِي - فَلَسْنَا
رَأَيْتُمُ بَارِئًا قَالَ هَذَا رَأْيِي

مثال نمبر ۲۱، ۲۲، ۲۳

فَلَمَّا رَأَى السُّنَّيْنَ بِأَرْغَمَةٍ قَالَ هَذَا رَبِّي -

(پارہ ۷، رکوع ۱۵ آیت ۹۶۸۷)

ترجمہ اشرف علی
انہوں نے ایک ستارہ دیکھا آپ نے فرمایا کہ یہ میرا
رب ہے۔ پھر جب چاند کو دیکھا چمکتا ہوا تو فرمایا
کہ یہ میرا رب ہے۔ پھر جب آفتاب کو چمکتا ہوا دیکھا تو فرمایا کہ یہ میرا
رب ہے۔

ترجمہ محمود الحسن
دیکھا اس نے ایک ستارہ بولایا ہے میرا رب۔
پھر جب دیکھا چاند چمکتا ہوا بولایا ہے میرا
رب۔ پھر جب دیکھا سورج چمکتا ہوا بولایا ہے میرا رب۔

ترجمہ شمس الدین
ایک ستارہ کو دیکھ کر بولایا میرا رب ہے۔
پھر جگمگاتا چاند دیکھ کر کہنے لگا یہ میرا رب
ہے۔ پھر سورج کو چمکتا ہوا اس نے دیکھا تو کہنے لگا یہ میرا خدا ہے۔

ترجمہ وحید الزمان
اس نے ایک ستارہ دیکھا اور کہنے لگا
یہ میرا مالک ہے۔ پھر جب چاند کو
جگمگاتا ہوا دیکھا کہنے لگا یہ میرا مالک ہے۔ پھر جب سورج کو چمکتا ہوا
دیکھا دہشت چمکتا ہوا، کہنے لگا یہ میرا مالک ہے۔

ترجمہ مودودی
اس نے ایک ستارہ دیکھا کہا یہ میرا رب ہے۔ پھر
جب چاند چمکتا نظر آیا تو کہا یہ ہے میرا رب۔

پھر جب سورج کو روشن دیکھا تو کہا یہ ہے میرا رب۔

یہ تراجم سب کے سب غلط گمراہ کن اور کافر ساز ہیں کیونکہ ان سے ایک بہت بڑی حدیث کا درس ملتا ہے کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ (حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے مشرک تھے اللہ تعالیٰ کے سوا تارے کو چاند کو سورج کو اپنا پروردگار اور مالک تسلیم کرتے تھے۔ پھر جب ان تینوں کو ڈوبتے ہوئے دیکھا تو ان سے بیزار ہو کر تائب ہو گئے اور ایک اللہ کو پروردگار عالم تسلیم کر لیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہم الصلوٰۃ والسلام ایک آن کے لیے بھی مشرک نہیں ہو سکتے وہ پیدا ہوتے ہی مومن و موعود ہوا کرتے ہیں بلکہ ان ناپاک تراجم نے تو حضرت نبیل کے مرتد ہونے پر مہر ثبت کر دی (معاذ اللہ) کیونکہ ان کے بقول آپ نے ایک دفعہ اسلام قبول کیا پھر کافر ہو گئے پھر اسلام قبول کیا پھر کافر ہو گئے اور اسلام کے بعد کافر ہو جانے کا نام ارتداد ہے جو کفر و شرک سے بدتر ہے۔ جب ان لوگوں کی عقلیں اتنی ناکارہ تھیں اور فہم اس قدر ناقص۔ تو انہوں نے کلام الہی کا ترجمہ کر کے مسلمانوں پر بھی اور قرآن عظیم پر بھی کیوں ظلم کیا؟۔ ان خبیث تراجم سے مسلمانوں کو بچانا ضروری ہے

حضرت قید قدس سرہ نے عقیدہ حق اسلام کا لحاظ رکھتے ہوئے ”ہذا سرّی“ کو تینوں جگہ بجاتے جملہ خبریہ کے بعد استثنائیہ قرار دے کر ترجمہ کیا ہے اس

ترجمہ کی بنا پر سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی عصمت پر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہو سکتا بلکہ کافروں کی تجہیل ہو جاتی ہے کہ تم ان ڈوبنے والوں کو رب قرار دیتے ہو چنانچہ آپ نے فرمایا۔

ایک تارا دیکھا بولے اسے میرا رب ٹھہراتے ہو۔ پھر جب چاند چمکتا دیکھا بولے

اسے میرا رب بتاتے ہو۔ پھر جب سورج جگمگانا دیکھا بولے اسے میرا رب

کہتے ہو؟ (کنز الایمان)

وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ مَا عَلَيْهِ - (پ ۱، رکوع ۶ آیت ۱۲)

مثال نمبر ۲۴

اور (یاد کرو یونس) پھل والے کو جب چلا گیا تختے ہو کر پھر سمجھا کہ ہم نہ پکڑ سکیں گے اس کو۔

ترجمہ محمود الحسن

اور ذوالنون کو یاد کرو جب وہ اپنی قوم سے ناراض ہو کر تختے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم

ترجمہ فتح محمد

ان پر قابو نہ پاسکیں گے۔

اور ذوالنون یعنی یونس کو یاد کرو جب خدا ہو کر چل دیئے اور جاتے وقت تختے میں تقاضا سے بشریت

ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد

ان کو ایسا واہر گزرا کہ ہم ان پر قابو نہیں پاسکیں گے۔

اور پھل والے کو جب وہ چلا گیا غصہ سے رڑک پھر سمجھا کہ ہم نہ پکڑ سکیں گے۔

ترجمہ فسویہ شاہ عبد القادر

اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ مجھ پر قابو نہ پاسکے گا یا مجھے پکڑنے کے گا۔
صریح کفر ہے کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا طرہ کا صراحتہ انکار لازم
آتا ہے ایسے خبیث عقیدے کا تصور ایک معمولی مسلمان سے بھی نہیں کیا جاسکتا
چہ جائیکہ حق تعالیٰ کے کسی پیغمبر (علیہ السلام) کو اس میں ملوث ملنا جائے مگر
مندرجہ بالا مترجمین نے غلط ترجمہ کے ذریعہ سیدنا یونس علی نبینا وعلیہ السلام
وآلہٖ وسلم کو اس بد عقیدگی کا مرتائب قرار دیا ہے اور اتنا نہ سوچا کہ حضرت
یونس علیہ السلام پیغمبر ہیں اور پیغمبر کفری عقیدہ سے ہمیشہ معصوم ہوا کرتے ہیں۔
در اصل ان مترجمین کو ان کی کم علمی نے لفظ "نَقْدِرُ" کا صحیح معنی سمجھنے سے
محروم رکھا ہے انہوں نے اس لفظ کو قدرت سے ماخوذ مان کر ترجمہ کیا ہے
حالانکہ یہ لفظ قدرت کی بجائے "قدر" سے ماخوذ ہے جس کے معنی تنگی کرنے
کے ہیں۔ قرآن مجید ہی میں "قَدْرٌ یُعْدِرُ" تنگی کرنے کے معنی میں بارہا مستعمل ہوا
ہے (دیکھو پارہ نمبر ۲۰ رکوع ۱۴ پارہ نمبر ۲۰ رکوع ۱۱ پارہ نمبر ۲۱ رکوع نمبر ۲
پارہ نمبر ۲۲ رکوع نمبر ۱۱) وغیرہ۔ معلوم ہوا کہ بے چارے مترجمین اللہ تعالیٰ
کی اور رسل کرام علیہم السلام کی قدر و منزلت سے ہی نا آشنا نہیں بلکہ قرآن
مجید کا لغت عرب کے مطابق صحیح ترجمہ کرنے سے بھی نا بلند ہیں مسلمانوں! ان
ناپاک تراجم سے بچو اور انہیں قبرستان میں جا کر دفنا دو۔

تے قرآن مجید کی دیگر آیات
اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ مقدسہ کو ذہن میں رکھ کر ترجمہ کیا ہے

در بالکل درست لکھا ہے فرماتے ہیں ۔

ورذوالنون کو (یا دکر و) جب پلانخصہ میں بھرا تو گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی

نہ کریں گے سو کز الایمان (

اذ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ هَلْ
يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ اَنْ يَنْزِلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ

مثال نمبر ۲۵

السَّمَاءِ ۳ پارہ ۷ رکوع ۵ آیت ۴)

حواریوں نے عرض کیا کہ اے عیسیٰ ابن مریم کیا آپ

ترجمہ اشرف علی کے رب ایسا کر سکتے ہیں کہ ہم پر آسمان سے کچھ کھانا

نازل فرمائیں ۔

کہا حواریوں نے اے عیسیٰ مریم کے بیٹے تیرا رب کہ

سکتا ہے کہ آمارے ہم پر خوان بھرا ہوا آسمان سے

حواریوں نے کہا اے عیسیٰ ابن مریم! تیرا خدا کہ

سکتا ہے کہ اوپر سے ایک خوان ہم پر اتارے ۔

حواریوں نے مریم کے بیٹے عیسیٰ سے کہا کیا تیرے

پروردگار سے یہ ہو سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے

حواریوں نے کہا اے عیسیٰ ابن مریم کیا آپ کا

رب ہم پر آسمان سے کھانے کا ایک خوان اتار

ترجمہ محمود الحسن

ترجمہ شتا اللہ

ترجمہ وحید الزمان

نے کا ایک خوان اتارے ۔

ترجمہ مودودی

سکتا ہے۔

پہلی آیت کا غلط ترجمہ کر کے سیدنا یونس علیہ السلام کو اور اس آیت کا غلط ترجمہ کر کے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کو وہابی دیوبندی مترجمین نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا منکر قرار دے دیا حالانکہ حواریوں کے مسلمان کامل الایمان ہونے کی قرآن مجید میں جگہ جگہ تصریح موجود ہے۔ (دیکھو اس آیت سے پہلی آیت اور پارہ نمبر ۲ رکوع نمبر ۱۳ پارہ نمبر ۲۸ رکوع ۱۰) دراصل ان کم علم مترجمین نے "يَسْتَطِيعُ" کو استطاعت بمعنی قدرت سے ماخوذ سمجھ کر ترجمہ کیا ہے حالانکہ یہاں استطاعت قدرت کی بجائے فعل کے معنی میں مستعمل ہے۔ (جلالین ص ۱۱۱) تفسیر صادی میں ہے۔ "أُطْلِقُ الْاَلَا زِمَ وَهُوَ اِلِهٌ سَطَّاعَةٌ وَ اَسْرَادُ الْكَلْبِ زُومٌ وَهُوَ الْفِعْلُ وَرَأَى فَعَبِدَ الْاَلِكِ مَا يُقَالُ اِنَّ الْهَوَارِيَّةِيْنَ مُؤْمِنُوْنَ فِكَيْفَ يَشْكُوْنَ فِي قُدْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى"۔ یعنی استطاعت لازم ہے اور فعل لزوم۔ اس جگہ لازم سے لزوم مراد ہے کیونکہ حواری مومن تھے کافر نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شک کرتے۔ (ص ۱۳۳)

کاہم مسلمانوں پر کتنا بڑا احسان
اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ ہے کہ آپ نے غلط و گمراہ کلمہ
تراجم سے بچا کر صحیح ترجمہ قرآن مجید مرحمت فرمایا ہے۔ اس آیت کے
ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ۔

حواریوں نے کہا اے عیسیٰ بن مریم کیا آپ کا رب ایسا کرے گا کہ ہم پر
اسمان سے ایک خوان اتارے (کنز الایمان)

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

مثال نمبر ۲۶

(پارہ نمبر ۲ رکوع نمبر ۴ آیت نمبر ۳)

اللہ تعالیٰ کی مدد سے تم کو اللہ نے پیچ

بدر کے اور تم سے ذلیل۔

ترجمہ فسو بہ بشاہ ز فیح الدین

تمہاری مدد کر چکا ہے اللہ بدر کی لڑائی میں اور

ترجمہ محمود الحسن تم کمزور تھے۔

اللہ نے جنگ بدر کے موقع پر جب کہ تم نہایت کمزور

ترجمہ ثناء اللہ تھے۔ تمہاری مدد کی۔

اور یقیناً اللہ نے تمہاری نصرت کی بدر میں حالانکہ

ترجمہ عبد الماجد تم بہت تھے۔

جنگ بدر میں اللہ تمہاری مدد کر چکا تھا حالانکہ تم

ترجمہ مودودی اس وقت بہت کمزور تھے۔

قرآن مجید شاہد ہے کہ پھر خوش نصیب غلامی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلابہ گلے میں ڈالتا ہے وہ تعزذات سے نجات پا کر عرش اعزاز پر حکم فرماتا ہے۔ (سورۃ منافقون آیت نمبر ۸) اسے پستی سے نکال کر ایسا عالی مرتبت بنا دیا جاتا ہے کہ پوری دنیا اس کے مقابلہ میں اہون ہو جاتی ہے۔ (خشکوۃ ص ۳) اس کی کمزوریاں ختم کر دی جاتی ہیں اور اسے روح اللہ کس کی تائیدات کے ذریعے قوت بخش کر حزب اللہ میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ (سورۃ

المجادلہ آیت ۱۷) اس کی دعاؤں سے تقدیریں بدل جاتی ہیں مشکوٰۃ ص ۱۹۵
اور وہ کن فیکون کے منصب پر فائز ہو جاتا ہے۔ (فتوح الغیب مع شرح
الشیخ ص ۵۷) خاص کر وہ صحابہ کرام علیہم الرضوان جنہیں غزوہ بدر میں شرکت
کا شرف ملا وہ تو بعد الرسل سب سے افضل ہیں بلکہ حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے جلوہ گر ہونے کی وجہ سے اہل بدر بعد از خدا سب سے
بزرگ تر ہیں۔ تو ان نفوس قدسیہ کو غلط ترجمہ کے ذریعے بہت سمجھنا یا کمزور
بتانا یا معاذ اللہ ذلیل جانتا مندرجہ بالا مترجمین کی بہت بڑی نادانی و گستاخی
ہے۔ ان مجاہدین کے پاس اگرچہ اسلحہ وغیرہ کی کمی تھی مگر اس کمی کو بے رسامانی
سے تعبیر کرنا چاہیے تمنا نہ کر پستی کمزوری اور ذلت جیسے خبیث الفاظ سے۔

اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں علیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ کے مزار
پر انوار پر نازل فرمانے کر آپ نے اس آیت کا فیصح اور صحیح ترجمہ کیا ہے۔
فرماتے ہیں -

بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے رسامان تھے
(کنز الایکان)

الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا -

(پارہ نمبر ۱، رکوع نمبر ۶ آیت ۱۶)

مثال نمبر ۲

ترجمہ محمود الحسن وہ عورت (مریم) جس نے قابو میں رکھی اپنی شہوت

ترجمہ شمار اللہ اس عورت کا ذکر بھی سنا جس نے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا تھا۔
ترجمہ مودودی عمران کی بیٹی مریم کی مثال دیتا ہے جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تھی۔ (پہلے رکوع ۲۰ آیت ۵)

ان ادب سے گڑے ہوئے تراجم کے پیش نظر ایک نجیٹ ہندو قرآن کریم پر بدیں الفاظ اعتراض کرتا ہے۔ ایسی فحش باتیں کلام اللہ میں تو کجا کسی شائستہ انسان کی تصنیف میں ہی نہیں سکتیں ایسی باتوں سے قرآن پر دھبہ لگ گیا ہے اگر قرآن مجید میں اچھی باتیں ہوتیں تو قرآن کو وہی فضیلت ملتی جو دیدوں کو ہے۔ (ستیارتھ پرکاش ص ۴۸)

حضرت قبلہ قدس سرہ کا ترجمہ اتنا نفیس ہے کہ اس کے پیش نظر قرآن مجید پر کوئی نجیٹ اعتراض نہیں کر سکتا۔ آپ فرماتے ہیں۔
اس عورت کو یاد کرو جس نے اپنی پارسا کی نگاہ رکھی۔ (کڑالایمان)
مَثَلٌ مَّرۡسُورٌ
اَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِالۡهِنۡتَا يَاۤ اِبۡرٰہِیۡمُ
قَالَ بَلۡ فَعَلۡتَ کِبٰرُہُمۡ هٰذَا فَاَسۡسُوۡا
ہُمۡ اِنۡ کَانُوۡا یٰطِقُوۡنَ ۔
(پارہ نمبر ۱۱ رکوع نمبر ۱۲ آیت ۱۳)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ترجمہ اشرف علی
لوگوں نے کہا کیا ہمارے بتوں کے ساتھ تم نے
یہ حرکت کی ہے اسے ابراہیم! انہوں نے جواب
میں فرمایا کہ نہیں بلکہ ان کے بڑے (گرو) نے کی۔ سو ان (ہی) سے پوچھ لو
دعا، اگر یہ بولتے ہوں۔

ترجمہ محمود الحسن
دکافر بولے کیا تم نے کیا ہے یہ ہمارے معبودوں
کے ساتھ اسے ابراہیم! بولا نہیں پر یہ کیا ہے
ان کے اس بڑے نے سو ان سے پوچھو اگر وہ بولتے ہیں۔

ترجمہ شام اللہ
انہوں نے کہا اسے ابراہیم ہمارے معبودوں سے یہ
بے جا کام تو نے کیا ہے۔ ابراہیم نے کہا بلکہ اچانک کے
اس بڑے بت نے کیا ہے اگر بول سکتے ہیں تو ان سے پوچھ لو۔

ترجمہ وحید الزمان
انہوں نے پوچھا ابراہیم کیا تو نے ہمارے دیوتاؤں
کے ساتھ ایسا کیا ہے (ان کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا)
ابراہیم نے کہا نہیں یہ کام ان میں کے بڑے (بت) نے کیا ہے اگر وہ بولتے
ہوں تو ان سے پوچھ دیکھو۔

ترجمہ مودودی
انہوں نے پوچھا کیوں ابراہیم تو نے ہمارے خداؤں
کے ساتھ یہ حرکت کی ہے! اس نے جواب دیا
بلکہ یہ سب کچھ ان کے اس سردار نے کیا ہے ان ہی سے پوچھ لو اگرچہ بولتے
ہوں۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بُت خانے کے بڑے بت کے سوا تمام بتوں کو توڑ کر چوڑا کر دیا تھا اور بڑے بت کے کندھے پر بسولا دکھ کر باہر آگئے تھے پھر جب کافروں نے آپ سے پوچھا کہ یہ کام تو نے کیا ہے تو آپ نے جواب میں فرمایا **فَعَلْنَا كَيْدَهُمْ**، اس جواب کا ترجمہ جو ان مرتزبین نے کیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ معاذ اللہ آپ نے جھوٹ بولا تھا بتوں کے توڑنے کا انکار کر دیا تھا حالانکہ جھوٹ بولنا حرام ہے اور انبیاء علیہم السلام کی شان کے خلاف ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
عَلِّمْنَا قَبْلَهُ قَدْسًا سَرَّهٖ
نازل فرمائے کہ آپ نے حضرت

ابراہیم علیہ السلام کی شان عصمت کا لحاظ رکھ کر ایسا نفیس ترجمہ کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جھوٹ ہرگز نہیں بولا بلکہ کافروں کے سوال کا جواب دینے سے گریز کیا اور انہیں ظاہر حال سے استدلال پکڑنے کا درس دیا کہ مجھ سے پوچھنے کی بجائے اپنے اس بڑے بت کے کندھے پر بسولا دیکھ لو اس سے تو یہی قیاس کیا جاسکتا ہے کہ اس بڑے بت نے چھوٹوں کو مار ڈالا ہوگا ان مارکھانے والے بیچاروں سے دریافت کر لو۔

عَلِّمْنَا قَبْلَهُ قَدْسًا سَرَّهٖ
ان کے اس بڑے بت نے کیا ہوگا تو ان سے پوچھو اگر بولتے ہوں دیکھو الایمان

مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ
إِلَّا إِذَا تَمَنَّيَ الْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمَّنَتَيْهِ -

مثال نمبر ۲۹

(پارہ ۱۲ رکوع ۱۲ آیت ۴)

ترجمہ محمود الحسن
جو رسول بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے یا نبی سو جب لگا
خیال باندھنے شیطان نے ملا دیا اس کے

نیماں میں ۔

ترجمہ وحید الزمان
ہم نے تجھ سے پہلے کوئی نبی یا رسول ایسا نہیں
بھیجا مگر اس کو یہی بات پیش آئی جب اس نے
کوئی خیال باندھا یا کچھ پڑھنا شروع کیا تو شیطان نے اپنی طرف سے اس
خیال یا تلاوت میں کچھ ملا دیا ۔

ترجمہ مودودی
ہم نے ذکوئی رسول ایسا بھیجا ہے نہ نبی دجس کے
ساتھ یہ معاملہ پیش نہ آیا ہو کہ جب اس نے

منا کی شیطان اس کی تمنا میں خلل انداز ہو گیا ۔

ترجمہ فسو بہ لہ شاہ رفیع الدین
نہیں بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے کوئی
رسول اور نہ نبی مگر جس وقت آرزو کرتا
تھا ڈال دیتا تھا شیطان کچھ اس کے

اللہ تعالیٰ نے شیطان کی عاجزی بیان کرتے ہوئے فرمایا إِنَّ عِبَادِي لَنَسِيكَ
لَآكُ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ - میرے بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں ، پارہ ۱۲ رکوع ۱۲

شیطان نے بھی اس عاجزی کا اعتراف کیا۔ کہتا ہے اِلَّا عِبَادًا لَّكَ مِنْهُمْ الْمُخْلِصِينَ۔ تیرے چُٹنے ہوئے بندوں کو میں بھکا نہ سکوں گا۔
پارہ ۲۳ (کوع ۱۴) اللہ تعالیٰ نے یہ بھی اِشاد فرمایا کہ متوکلوں ایمانداروں پر شیطان قابو نہیں پاسکتا۔ اِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَكْفُرُونَ۔
اس کا قابو تو انہیں پر ہے جو اس کے دوستی رکھتے ہیں۔ (پارہ ۱۴ رکوع ۱۹)
جب عام متوکل اہل ایمانداروں چُٹنے ہوئے بندوں پر شیطان تسلط نہیں ہو سکتا تو اولوالعزم پیغمبروں معتد رسولوں پر یہ مردود اذلی کس طرح تسلط جما سکتا ہے مگر افسوس کہ مندرجہ غلط تراجم میں شیطان کو نبیوں رسولوں علیہم السلام پر ایسا مستط مانا گیا ہے کہ وہ ان کی ہر آرزو ہر خیال ہر تمنا ہر تلاوت میں اثر انداز ہوتا اور خلل ڈالتا رہتا ہے (معاد اللہ) ان مترجمین کو اتنی عقل نہ آئی کہ ایسا ترجمہ کرنے سے تو یہ آیت دیگر آیات سے معارض ہو جائے گی حالانکہ قرآن مجید تعارض سے پاک ہے (مشکوٰۃ ص ۲۵)
دیگر آیات مبارکہ کی طرح اس جگہ بھی اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سترہ کا ترجمہ محتاط و متنازعہ ہے اس سے فیضان کا پیغمبروں پر تسلط ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مردود بعض دوسرے لوگوں پر کبھی اس طرح اثر انداز ہو جاتا ہے کہ نبیوں کی پاک تعلیم میں کچھ باتیں اپنی طرف سے ملا کر ان لوگوں پر اس طرح ڈالتا ہے کہ وہ شیطانوں کی باتوں کو نبیوں کی تعلیم سمجھنے لگ جاتے ہیں اس کی ایک تازہ مثال ملاحظہ ہو قرآن مجید میں ذکر کردہ لفظ

۲۱
"خَاتَمِ الْبَيْتِ" کے معنی میں شیطان نے یہ بات ملا دی اور مدرسہ دیوبند کے بانی قاسم نانوتوی سے "تذیر الناکس" نامی کتاب میں لکھوادی کہ "خَاتَمِ الْبَيْتِ" کے معنی آخری نبی نہیں (معاذ اللہ) تو شیطان کا یہ تسلط نبی علیہ السلام پر نہ ہوا بلکہ نانوتوی پر ہوا کہ شیطان نے قرآن مجید کے معنی میں نانوتوی پر غلط بات ڈالی اور اس نے یہ صحیح سمجھ کر قبول کر لی۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت یہ ہے

عم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے سب پر کبھی واقعہ گزرا ہے کہ جب انہوں نے پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا۔ (کنز الایمان)

قَالَ يَقَوْمٌ هُوَ لَاءِ بِنَاتِي هُنَّ أَطَهَرُ نَكْمٌ
(پارہ ۱۲ رکوع ۴ آیت ۱۰)

مثال نمبر ۳۰

لوط فرمانے لگے کہ اے میری قوم یہ میری بہو، بیٹیاں موجود ہیں وہ تمہارے (نفس کی کامرانی کے

ترجمہ اشرف علی

یے اچھی خاصی ہیں۔

بولا اے قوم یہ میری بیٹیاں ہیں یہ پاک ہیں تم کو ان سے۔

ترجمہ محمود الحسن

لوط نے کہا اے بھائیو! میری بیٹیاں موجود ہیں جو تمہارے لیے پاک ہیں۔

ترجمہ ثنا اللہ

لوٹنے کہا بھائیو! میری بیٹیاں موجود ہیں وہ
ترجمہ وحید الزمان تمہارے لیے پاکیزہ ہیں۔

لوٹنے ان سے کہا بھائیو یہ میری بیٹیاں موجود
ترجمہ مودودی ہیں یہ تمہارے لیے پاکیزہ تر ہیں۔

قرآن مجید شاہد ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم مدد درجہ بے حیا اور
بد کردار تھی وہ لوگ مردوں سے علی الاعلان بد فعلی کرتے اور اپنی بیویوں
سے بے تعلق رہتے تھے (پارہ ۱۹ رکوع ۱۳، پارہ ۲۰ رکوع ۱۷) اللہ تعالیٰ
کے پیغمبر حضرت لوط علیہ السلام انہیں اس فعل بد سے منع فرماتے اور بیویوں کے
خوشگوار تعلق رکھنے کا حکم دیتے تھے جب ان کی بد اعمالی انتہا کو پہنچ گئی
تو اللہ ذواتقام بل مجددہ نے انہیں ہلاک کر دینے کا حکم صادر فرمایا جو
فرشتے عذاب آمار نے پر مامور ہوتے وہ ابستد احسین و جمیل معانوں
کی صورت میں حضرت لوط علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے کافر قوم
نے انہیں انسان سمجھا اور بد فعلی کے ارادے سے کسیدنا لوط علی نبینا وعلیہ
الصلوٰۃ والسلام کے گھر کی طرف بھاگ پڑے آپ نے دروازہ کھڑا کر دیا
اور فرمایا مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو مردوں سے خبیث حرکت
کرنے کی بجائے اپنی بیویوں سے تمتع کرو وہ تمہارے لیے حلال اور
ستھری ہیں۔ آپ نے اس موقع پر اپنی صلیبی بیٹیوں کی پیشکش نہیں فرمائی تھی
اور کوئی غیرت مند انسان اس طرح کر بھی نہیں سکتا مگر افسوس کہ مندرجہ

مترجمین نے ایسا ترجمہ کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے مہمانوں کو
بچانے کے لیے اپنی بیٹیاں پیش کی تھیں اور کہا تھا کہ میری بیٹیاں تمہارے
لیے ستھری ہیں (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) ان مترجمین کو اتنی عقل نہ آئی کہ
آپ کی تو صرف دو صلبی بیٹیاں تھیں (تفسیر قرطبی ص ۶۶، ج ۹) وہ پوری
قوم کے لیے کس طرح ستھری ہو سکتی تھیں۔
آیت مبارکہ کا صحیح ترجمہ صرف **اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ**
نے کیا ہے فرماتے ہیں۔

کہا اے قوم! یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لیے ستھری ہیں (تو اللہ
سے ڈرو اور اپنی بیویوں سے تمتع کرو کہ وہ تمہارے لیے حلال ہیں۔

(کنز الایمان مع الخزان)

قُلْ رَا تَسْکُونُ عَمَّا اَجْرًا مِّنَّا وَلَا نَسْئَلُ
عَمَّا تَعْلَمُونَ - (پہلے رکوع ۹ آیت ۲۲)

مثال نمبر ۳

کہا اے محمد نہیں پوچھے جاؤ گے

ترجمہ فسو بہ بشاہ رفیع الدین تم اس چیز سے کہ گناہ کرتے ہیں

ہم۔ اور نہ پوچھے جاؤ گے ہم اس چیز سے کہ کرتے ہو تم۔

آپ کہہ دیجئے کہ نہ تم سے ہمارے جرائم کی بابت

ترجمہ عبد الماجد سوال ہوگا اور نہ ہم سے تمہارے اعمال کا سوال

ہوگا۔

ترجمہ محمود الحسن
تو کہ تم سے پوچھ نہ ہوگی اس کی جو ہم نے گناہ کیا اور
ہم سے پوچھ نہ ہوگی اس کی جو تم کرتے ہو۔

ترجمہ وحید الزمان
کہہ دے کہ ہمارے قصور تم سے نہ پوچھے جائیں
گے اور تمہارے کاموں کو ہم سے نہ پوچھیں
گے۔

ترجمہ فتح محمد
کہہ دو کہ نہ ہمارے گناہوں کو تم سے پرسش ہوگی
اور نہ تمہارے اعمال کی جو سے پرسش ہوگی۔

اردو نواں عوام خصوصاً دیوبندی و بابی مودیوں کے عقیدت مند جہلا۔
جب ان تراجم کا مطالعہ کریں گے تو وہ اس بد عقیدگی میں مبتلا ہو جائیں گے
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی مغاذا اللہ عوام اناس کی طرح گناہوں
میں مبتلا اور جرائم میں ملوث ہو جاتے تھے حالانکہ ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے
تو ان تراجم نے فائدہ پہنچانے کی بجائے نقصان پہنچایا۔ ایمان پہنچانے کی
بجائے ایمان کو تباہ کیا۔ پاکستان میں خصوصاً اور دیگر ممالک اسلامیہ میں
عموماً ان تراجم پر فی الفور پابندی لگانا ضروری ہے تاکہ مسلمانوں کے
ایمان محفوظ رہ سکے۔

علی حضرت قبلہ قدس سرہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ایمان افروز ترجمہ سے پتہ چلتا
سے واقعہ میں کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا اور آپ نے کسی جرم و قصور کا اقرار

نہیں کیا بلکہ آپ نے کافروں کے گمان بد کا ذکر فرمایا ہے۔ ترجمہ یہ ہے :

تم فرماؤ ہم نے تمہارے گمان میں (ذکر واقعہ میں) اگر کوئی جرم کیا تو اس کی تم سے پوچھ نہیں تمہارے کونکوں کا ہم سے سوال۔ (کنز الایمان مع نور العرفان)

فَإِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ
الَّذِينَ يَقْرَأُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ -

مثال نمبر ۳۲

(پارہ ۱۱ رکوع ۱۵ آیت ۲)

اگر بالفرض آپ اس کتاب کی طرف سے شک و شبہ
ترجمہ اشرف علی میں ہوں جس کو ہم نے آپ کے پاس بھیجا ہے تو آپ
ان لوگوں سے پوچھ دیکھتے جو آپ سے پہلی کتابوں کو پڑھتے ہیں (مراد تورات و

انجیل میں)

اگر تو ہے شک میں اس چیز سے کہ اتاری ہم نے
تیری طرف تو پوچھ ان سے جو پڑھتے ہیں کتاب

ترجمہ محمود الحسن

تجو سے پہلے۔

اگر تجھے ہمارے آثارے ہوئے کلام میں شک گزرے تو
جو لوگ ان سے پہلی کتاب پڑھتے ہیں ان سے پوچھ لو۔

ترجمہ ثنا اللہ

اے پیغمبر ہم نے جو تجھ پر اتارا (یعنی قرآن پاک) اس سے
میں اگر تجھ کو شک ہو تو ان لوگوں سے پوچھ لے جو تجھ سے

ترجمہ وحید الزمان

پہلی کتاب (توریت) پڑھتے ہیں۔

اگر تجھ اس ہدایت کی طرف سے کچھ بھی شک ہو
ترجمہ مودودی جو ہم نے تجھ پر نازل کی ہے تو ان لوگوں سے پوچھ
لے جو پہلے سے کتاب پڑھ رہے ہیں۔

ان تراجم کے پیش نظر اردو خوان عوام قرآن مجید کے متعلق اور صاحب قرآن
صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق درجہ ذیل اعتراضات کر سکتے ہیں۔ اے جب
اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے کئی سو
سال پہلے فرمادیا تھا کہ میرا آخری پیغمبر پہلے پیغمبروں کی کتب کی تصدیق فرمائے
گا۔ (پتہ رکوع ۱۰) تو اس بیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خود اپنی کتاب
(قرآن مجید) کے متعلق کیوں شک ہوا کہ اس شک کو دور کرنے کے لیے آیت
میں تدبیر بتائی گئی (۲۷) جسے کوئی نئے نئے خود اس کو اس نئے نئے کے طے میں
شک نہیں ہوا کرتا شک تو دوسرے لوگ کیا کرتے ہیں تو آیت مبارکہ میں حساب
قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف شک کو کیوں منسوب کیا گیا؟ (۳۱) جب
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی کتاب انجیل کی پچھن میں تصدیق فرمادی
ھی۔ (پارہ ۱۶ رکوع ۵) تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کتاب
قرآن مجید میں کیوں شک پیش آیا؟ جب کہ آپ سب پیغمبروں سے بدرجہا
افضل اور اعلم بہرہ لاتنزیل ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ (۴۱) قرآن
مجید نے یہودی و نصاریٰ کو کفار و مشرکین بتایا اور انہیں ”مُلُؤُنِیْن“ مَغْضُوْب
عَلَيْهِمْ ”ضَالِیْن“ مُخَذَّبِیْنَ قِرَآءًا ”عَبْدَ الطَّاغُوْت“ جیسے الفاظ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مسداق قرار دیا۔ (پارہ ملا رکوع ملا افتاحہ وغیرہ) تو ان پمیدوں کی طرف اپنے پاک پیغمبر سیدالظاہرین صلی اللہ علیہ وسلم کو بغرض استفسار بھیننے کے کیا معنی ہ مگر

علا حضرت قبلہ قدس سرہ کا ترجمہ اتنا نفیس ہے کہ اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا اس سے

معلوم ہوتا ہے کہ آیت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب نہیں بلکہ عوام میں سے ہر سننے والا مخاطب ہے اور اس مخاطب کو یہود و نصاریٰ سے استفسار کرنے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ ان علماء اسلام کی طرف رجوع کرنے کا امر فرمایا گیا ہے جو مسلمان ہونے سے پہلے اہل کتاب کہلاتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں۔

اسے سننے والے اگر کچھ کچھ شبہ ہو اس میں جو ہم نے تیری طرف اتارا۔

(بواسطہ اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے) تو ان سے پوچھ دیکھ جو کچھ

سے پہلے کتاب پڑھنے والے ہیں۔ (یعنی علماء اہل کتاب مثل حضرت عبد اللہ

بن سلام اور ان کے اصحاب کے) (کنز الایمان مع الخزانہ)

وَإِذْ كُنَّا عِبَادًا نَاجِسِينَ وَاسْعَاقِ

وَيَعْقُوبَ أُولَى الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ۔

مثال نمبر ۳۳

(پہلا رکوع ۱۳ آیت ۵)

اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب

ترجمہ اشرف علی

کو یاد کیجئے جو ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے۔

اور یاد کرو ہمارے بندوں کو ابراہیم اور اسحاق اور
ترجمہ محمود الحسن یعقوب ہاتھوں والے اور آنکھوں والے۔

اور اسے پیغمبر ہمارے بندوں ابراہیم
ترجمہ وحید الزمان اور اسحاق اور یعقوب کو یاد کرو ہاتھ اور
آنکھیں دونوں رکھتے تھے۔

ترجمہ عالم الجاد آپ یاد کیجئے ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور
ترجمہ عبد یعقوب کو جو ہاتھوں والے اور آنکھوں والے تھے۔

آیت کریمہ میں ذکر فرمودہ میں پیغمبر اس قدر معظّم ہیں کہ ان کے بعد آنے والے
سب پیغمبر انہیں کی اولاد امجاد سے ہیں تو ان کی فضیلت میں وارد ہونے
والی آیت کے تراجم میں واقع ہونے والا یہ فقرہ کہ وہ ہاتھوں والے
اور آنکھوں والے تھے تاکس قدر مضحکہ خیز ہے اس سے اردو خواں
عوام اس نا سمجھی میں مبتلا ہو سکتے ہیں کہ کچھ پیغمبر معاذ اللہ ایسے بھی ہوتے
ہیں جن کے نہ ہاتھ تھے نہ آنکھیں۔ نیز اتنے بڑے عظیم پیغمبروں کی مدح
میں ہاتھوں اور آنکھوں والی وہ صفت بیان کرنا جس میں کفار تک شریک
ہوتے ہیں قرآن کی زبان کے قطعاً نامناسب ہے خدا جانے ان مترجمین
کو بوقت ترجمہ کس نشہ نے مدہوش کر دیا تھا کہ انہوں نے عقل و شرع
سے کام لینے کی بجائے صرف لغت کا سہارا کافی سمجھا حالانکہ ہاتھ اظہار
قدرت کا اور آنکھ حصول علم کا چونکہ بہت بڑا ذریعہ ہے اس لیے یہاں

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

زیادہ مناسب یہ ترجمہ بنتا ہے کہ وہ پیغمبر قدرت والے اور علم والے ہیں۔

اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ نے یہی ترجمہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

اوپر یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب قدرت اور

علم والوں کو۔ (کنز الایمان)

مثال نمبر ۳۴
انہا حَسْرَمٌ عَلَيْكُمْ الْمَيْتَةُ وَالِدَامُ وَالْحَمُّ
الْخُنْزِيرُ وَمَا أَهْلٌ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ۔

(پارہ ملا رکوع ملا آیت ۵)

ترجمہ اشرف علی
تم پر تو صرف مردار حرام کیا ہے اور خون کو اور خنزیر
کے گوشت (دوغیرہ) کو اور جس چیز کو غیر اللہ کے

نامزد کیا گیا ہو۔

اللہ نے تو یہی حرام کیا ہے تم پر مردار اور لہو اور
سور کا گوشت اور جس پر نام پکارا اللہ کے سوا کسی

ترجمہ محمود الحسن

اور کا۔

اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور خنزیر کا
گوشت حرام کیا ہے اور جو چیز اللہ کے سوا کسی کے

ترجمہ شمس اللہ

نام پر نامزد کی جاتے۔

اس نے تو تم پر (کچھ) حرام نہیں کیا مگر مردار
اور خون اور سور کا گوشت اور جس جانور پر اللہ

ترجمہ وحید الزمان

کے سوا اور کسی کا نام پکارا جاتے ۔
اللہ نے جو کچھ تم پر حرام کیا ہے وہ مردار اور خون اور
ترجمہ مودودی سورہ کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور
کا نام لیا گیا ہو ۔

مَا أَهْلٌ لِّغَيْرِ اللَّهِ بِهِ كِ حُرْمَتِ سُوْرَتِ بَقَرَةِ آيَةِ ۱۳۳ سُوْرَتِ مَائِدَةِ
آيَةِ ۱۳۲ اور سُوْرَتِ الْعَامِ آيَةِ ۱۳۱ میں بھی ذکر فرمائی گئی ہے ہر
جگہ اس لفظ کا ترجمہ ان مترجمین نے اجماع اُمت کے خلاف کیا ہے ۔ ابو بکر
ابحصاص علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں لَا خِلَافَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّ الْمُرَادَ بِه
الذَّبِيْحَةُ اِذَا اَهْلٌ بِهَا لِغَيْرِ اللَّهِ عِنْدَ الذَّبِيْحِ مُسْلِمَانِوْنَ كِے درمیان
اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ مَا أَهْلٌ لِّغَيْرِ اللَّهِ بِهِ سے وہی
ذبیحہ مراد ہے جس پر بوقت ذبح غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو ۔ (احکام القرآن
ص ۱۲۵ ج ۱) معلوم ہوا کہ آیت کے ترجمہ میں جانور کی قید نہ لگانا
بھی غلط ہے اور غیر اللہ کا نام پکارنے کو عند الذبح کے ساتھ مقید
نہ کرنا بھی نا درست ہے اور خلاف اجماع ۔ اگر غیر اللہ کے نام پر
نامزد کرنے سے ہر شے حرام ہو جاتی ہے تو پھر کوئی شے حلال نہ رہے
گی کیونکہ ہر مملوک شے اپنے مالک کے نام پر اور ہر منکوحہ اپنے خاوند
کے نام پر نامزد کی جاتی ہے ۔ دیوبندیوں ، وہابیوں مودودیوں کی بیاباں
بھی انہیں کے نام پر نامزد کی جاتی ہیں جن سے ان کا نکاح ہوا ہے

تو کیا یہ سب ان پر حرام ہیں؟ جنہیں دیوبند کے موقع پر ایک ہندو مشرک کے گھر سے دیوبندی مولویوں کو جو کھانا ملتا رہا اس پر سبھے گاندھی کا نام پکارا جاتا تھا تو کیا دیوبندی اسے حرام سمجھ کر کھاتے رہے۔ اور ہولی دیوالی کی پوٹیاں جنہیں رشید احمد گنگوہی نے دیوبندیوں کے لیے حلال قرار دیا ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۸۸) وہ ہندوؤں کے تہوار کے نامزد ہوتی ہیں تو کیا گنگوہی جی نے دیوبندیوں کے لیے حرام کو حلال کر دیا ہے۔ بلکہ یہ تراجم نص قرآنی کے ہی خلاف ہیں۔ قرآن مجید نے بَحْرًا سَابِغًا وَصَيْلَةً اور حَام کی حرمت کا انکار کیا ہے (سورۃ مائدہ رکوع ۴۲ التفسیر مدارک ص ۲۶ ج ۱) حالانکہ یہ چاروں جانور ہیں جنہیں مشرکین اپنے بتوں کے نام پر نامزد کیا کرتے تھے۔ (بخاری ص ۶۹ ج ۲ بروایت سعد بن العسب رضی اللہ عنہ) پتہ چلا کہ غیر اللہ کے نام پر نامزد کرنے سے کوئی نئے حرام نہیں ہوتی۔ حرام وہ جانور ہوتا ہے جسے ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے مثلاً بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ کی بجائے بِسْمِ الْعِزَّةِ وَالْعِزَّةِ پکارا جاتے یا بِسْمِ الْبَنَاتِ

والہی کہا جاتے۔

پاکستان میں محکمہ اوقاف کے چھوٹے بڑے عہدوں پر دیوبندی مذہب و ہابی مذہب مودودی مذہب کے لوگ بکثرت پاتے جاتے ہیں انہوں نے یہ نوکریاں خوشامدوں چاہوسیوں، رختہ داریوں، رشتوں، بلکہ بعض جگہ تھیہ بازیوں کے ذریعہ حاصل کی ہوتی ہیں حالانکہ اوقاف کی آمدنی کا بہت بڑا ذریعہ اولیا کرام (علیم الرضوان) کے مزارات کے چڑھاوے میں جو ان بزرگوں کے نام پر نامزد کیے جاتے ہیں۔

ان غلط تراجم کو صحیح فرض کر لینے کی صورت میں لازم آتا ہے کہ اوقاف کے عہدوں پر براجمان وہابیہ سب کے سب عمامہ خور میں اپنی پٹریوں کو جہنم کے کیرٹوں کے لیے پال رہے ہیں (نعوذ باللہ من عذاب جہنم) اب ان کے لیے دو ہی صورتیں ہیں یا تو اپنے مذہب کو مطلقاً مٹائیں دے کر جہنم رسید کر دیں یا اوقاف کی ملازمتوں سے دست بردار ہو جائیں اور جتنی تنخواہیں آج تک لے چکے ہیں سب واپس کر دیں۔ نیز اپنی مسجدوں اور مدرسوں پر لگائی ہوئی ہر اس اینٹ کو توڑ پھینکیں جو سودی عرب کی امداد سے لگائی گئی ہے کیونکہ وہاں سے آنے والی رقم سعودی اہللوہ کے نام پر نامزد کی ہوتی ہے۔

کا ترجمہ بالکل صحیح ہے جو اعتراضات
اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ مذکورہ سے پاک ہے اور نظائر
مستبرہ کے موافق۔ فرماتے ہیں۔

تم پر تو یہی حرام کیا ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس کے
ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام بکارا گیا۔ (کنز الایمان)

لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّتْ بِهَا لَوْلَا اَنْ
رَّا بَسْرَةَ هَانَ رَبِّهٖ۔ (پہلا رکوع ۱۳ آیت ۴)

مثال نمبر ۳۵

ترجمہ وحید الزمان
زیلعخانے یوسف کا قصہ کیا اور یوسف نے زیلعخانے
کا اگر وہ اپنے مالک کی قدرت کی نشانی نہ
زدیکتا

البتہ عورت نے لکھ کر کیا اس کا اور اس نے فکر کیا
ترجمہ محمود الحسن عورت کا اگر نہ ہوتا یہ کہ دیکھے قدرت اپنے رب کی۔

ترجمہ اشرف علی اس عورت کے دل میں تو ان کا خیال اعزم کے
درجہ میں (جمہ ہی رہا تھا اور ان کو بھی اس عورت
کا کچھ خیال ہو جلاتھا اگر اپنے رب کی دلیل کو انہوں نے نہ دیکھا ہوتا تو زیادہ
خیال ہونا کچھ عجب نہ تھا۔

ترجمہ فتح محمد اس عورت نے ان کا قصد کیا اور انہوں نے اس کا
قصد کیا اگر وہ اپنے پروردگار کی نشانی نہ دیکھتے۔ تو
جو ہوتا ہوتا۔

یہ تراجم کس قدر خیریت میں ان میں سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
کی لاریب عصمت سے صرف نظر کر کے غلط کام کے قصد میں آپ کو شریک
بتایا گیا ہے (معاذ اللہ) حالانکہ غلط کام کا قصد صرف عورت نے کیا تھا
آپ کو اللہ تعالیٰ نے فعل بد کی طرح قصد بد سے بھی محفوظ رکھا تھا اور
عورت نے اگرچہ قصد بد کا ارتکاب کر لیا تھا مگر آپ کے وسیعہ جلیل سے
فعل بد سے وہ بھی محفوظ رہی تھی اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں کی یہ شان ہے
کہ ان سے یہی محبت رکھنے والے فعل بد سے بچائے جاتے ہیں اور
رفتہ رفتہ مراتب عالیہ پر فائز ہو جاتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ عظمت شان کا لحاظ رکھ کر ترجمہ
لکھا ہے جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دلیل عصمت نے حضرت
یوسف علیہ السلام کو غلط ارادے سے بھی محفوظ فرمایا ہوا تھا۔ فرماتے ہیں۔
بے شک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر

اپنے رب کی دلیل دیکھ لیتا۔ (کثر الایمان)

مثال نمبر ۳۶
فَإِنْ يَشَاءِ اللَّهُ يُخْتِمُ عَلَىٰ قَلْبِكَ
(پارہ ۲۵، رکوع ۱۱، آیت ۵)

خدا اگر چاہے تو آپ کے دل پر بند
لگا دے۔

ترجمہ اشرف علی

سو اگر اللہ چاہے مہر کر دے
تیرے دل پر۔

ترجمہ محمود الحسن

اللہ تعالیٰ تو اگر چاہے تو ایسی قدرت رکھتا
ہے (تیرے دل پر مہر لگا دے)۔

ترجمہ وحید الزمان

اگر اللہ چاہے تو تیرے دل پر مہر
لگا دے۔

ترجمہ شمس اللہ

اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر مہر
لگا دے۔

ترجمہ مودودی

آیت مہارکہ میں "نختم" کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب انور کی طرف
نسوب فرمایا گیا ہے جس قلب شریف پر قرآن مجید اترا۔ (البقرہ آیت ۲۵۴
الشعراء آیت ۱۹۴) جو ذکر الہی میں ایسا مصروف رہتا ہے کہ آنکھیں
سو جانے کی صورت میں بھی جاگتا رہتا ہے (مشکوٰۃ شریف ص ۲۷۷)
جس میں ایمان و حکمت کے بحرے ہوئے طشت ڈالے گئے (مشکوٰۃ ص ۵۲)
جسے قوت سامعہ و بامرہ سے معجزانہ طور پر نوازا گیا۔ (شفاعت ج ۱)
جسے غل حسد اور حظ الشیطان سے پاک فرما کر رافت رحمت اور تسکین سے
بھر دیا گیا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹ ج ۲) تو ایسے رفیع المقام پیغمبر
علیہ السلام کے ایسے عظیم الشان دل کی طرف نسوب ہونے والے
"نختم" کے وہی معنی کرنا جو قلوب کفار کی طرف نسوب ہونے والے
"نختم" کے ہوتے ہیں آداب ترجمہ سے بہت بڑی جہالت ہے افسوس کہ
ان مترجمین نے اس سنگین غلطی کا ارتکاب کیا اور یہ نہ سوچا کہ نَحْمَ اللہُ عَلٰی
قُلُوْبِهِمْ تو قلوب کفار کی قدح میں وارد ہوا ہے اور یَخْتَمُ عَلٰی قَلْبِیْ
قلب محبوب (علیہ السلام) کی مدح میں آیا ہے۔ قدح اور مدح میں زمین و
آسمان کا فرق ہے تو دونوں کا ترجمہ ایک جیسا کس طرح ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے علیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ
پر کہ آپ نے بہت پیارا ترجمہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

اللہ چاہے تو تمہارے اوپر اپنی رحمت و حفاظت کی مہر لگا دے کہ آپ کو ان

کی بدگوئیوں سے ایذا نہ ہو (کنزالایکان مع المختارین

حَتَّىٰ إِذَا اسْتَأْيَسُ السَّرِيْلُ وَاظَنُوْا اَنْهُمْ
مثال نمبر ۲۷ قَدْ كَذِبُوْا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا سِرًا رُّكُوْعَ آيَةِ ۶)

ترجمہ محمود الحسن
یہاں تک کہ جب نا اُمید ہونے لگے رسول اور خیال
کرنے لگے کہ ان سے جھوٹ کہا گیا تھا پتھی ان کہ ہماری

مدد -

ترجمہ اشرف علی
یہاں تک کہ پیغمبر (اس بات سے) مایوس ہو گئے اور
ان پیغمبروں کو گمان غالب ہو گیا کہ ہمارے قوم نے غلطی
کی ان کو ہماری مدد پتھی -

ترجمہ ثنا اللہ
یہاں تک کہ رسولوں کو جب نا امید ہوئی اور ان
کو جھوٹ کا گمان گزرا تو ہماری مدد آپتھی -

ترجمہ وحید الزمان
یہاں تک کہ جب پیغمبر نا امید ہو گئے اور ان کی
قوم کے لوگ یہ سمجھنے لگے کہ پیغمبر جھوٹے ہیں ایک
ہی ایسا ہماری مدد ان کے پاس آن پتھی -

ترجمہ طرہ نند پیر احمد
یہاں تک کہ جب پیغمبر نا امید ہو گئے اور دستاخطائے
بشریت (ان کو ایسا واہمہ گزرا کہ کہیں کسی وجہ سے

ہمارے ساتھ وعدہ خلافی تو نہیں کی گئی تو عین وقت پر ہماری مدد ان
کے پاس آپتھی -

کے سبب پیغمبروں کو اجر بخشا ان کے لیے مددیں اناریں اور دشمنوں کو مبتلائے عذاب فرمایا لہذا اس آیت کے ترجمہ میں یہ لکھنا کہ رسول نا امید اور مایوس ہو گئے۔ مگر انہیں گمان غالب ہو گیا کہ ہمارے فہم نے غلطی کی۔ مگر انہیں واہمہ گزرا کہ ہم سے وعدہ خلافی کی گئی۔ مگر جھوٹ کہا گیا مگر جھوٹ کا گمان گزرا مگر ہم پکے نہ نکلے۔ سب کا سب غلط گمراہ کن اور کافر ساز ہے اللہ تعالیٰ ان ناپاک تراجم سے اہل اسلام کو بچاتے جو پیغمبران عظام علیہم السلام کی شان گھٹاتے اور انہیں عوام الناکس کے ساتھ ملاتے ہیں۔

کا ترجمہ شان نبوت کا پاسبان بھی ہے اور عقائد اہل سنت و جماعت کا

اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ

ترجمان بھی۔ آپ فرماتے ہیں۔

یہاں تک کہ جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید رہی اور لوگ بچے

کہ رسولوں نے ان سے غلط کہا تھا اس وقت ہماری مدد آئی۔ (کنز الایمان)

وَاسْتَغْفِرْ لِدُنُوبِكُمْ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ۔

مثال نمبر ۳۸

(پارہ ۲۶ رکوع ۶ آیت)

اور اپنی خطا کی معافی مانگتے رہیے اور سب

مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے بھی۔

اور معافی مانگ اپنے گناہ کے واسطے اور

ایماندار مردوں اور عورتوں کے لیے۔

ترجمہ اشرف علی

ترجمہ محمود الحسن

ترجمہ وحید الزمان
اپنے پیغمبر..... اپنے گناہ کی بخشش کے لیے
وہ مانگا گناہ اور ایمان والے مرد اور ایمان

والی عورتوں کے (گناہوں کے) لیے (بھی)

ترجمہ ثنا اللہ
اور اپنے گناہوں اور تمام مومن مردوں اور مومن
عورتوں کے لیے بخشش مانگا کرو۔

ترجمہ مودودی
اور معافی مانگو اپنے قصور کے لیے بھی اور مومن مردوں
اور عورتوں کے لیے بھی۔

یہ تراجم سب کے سب غلط ہیں کیونکہ ان سے پیغمبر اسلام علیہ السلام کی
حصصت پر زد پڑتی ہے آپ بفضلہ تعالیٰ گناہوں اور خطاؤں سے پاک ہیں
آپ کے افعال و اقوال میں سے کسی پر گناہ و خطا کا اطلاق نہیں ہو سکتا
جب آپ سے کبھی کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا تو معافی کس کی مانگیں کم علم
مترجمین نے لفظ ”ذنب“ کو گناہ و خطا کے معنی میں محصور مان کر ٹھوکر کھائی
انہیں یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ لفظ ذنب یذنب ذنبا سے ماخوذ ہو کر خاص تا بعدار
کے معنی بھی دیتا ہے تفسیر روح البیان میں ہے کہ الذنب فی الاصل التلو
والتابع۔ ذنب اصل میں اس تا بعدار کو کہتے ہیں جو پیچھے پیچھے چلے آج ص ۶
اور یہاں یہی معنی زیادہ مناسب ہیں کیونکہ لفظ ذنب ضمیر مخاطب کی طرف
مضاف ہے جس سے پیغمبر اسلام علیہ السلام مراد ہیں اگر یہ لفظ گناہ کے معنی
میں مستعمل ہوتا تو ضمیر مخاطب پر داخل ہونے کی بجائے المومنین پر داخل

ہوتا اور المؤمنین کی بجائے لذتوں المؤمنین کے الفاظ مذکور ہوتے۔ مختصر آنکہ
”ذنب“ کا ضمیر مخاطب پر داخل ہوتا اور المؤمنین پر داخل نہ ہونا اس
بات کا قوی قرینہ ہے کہ یہاں خاصاً تا بعد از کے معنی مراد ہیں گناہ مراد
نہیں۔

کا ترجمہ کتنا مقدس ہے اس
اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ میں وہابی بدعات کا رد بھی ہے
اور شان رسالت کی حفاظت بھی۔ فرماتے ہیں۔

اور اسے محبوب اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے
گناہوں کی معافی مانگو (کنز الایمان)

مِثَالُ نَمْرٍ ۲۹
لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا
تَأَخَّرَ - (پارہ ۲۹ رکوع ۹ آیت ۱۷)

تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سب اگلی پھلی خطا میں معاف
ترجمہ اشرف علی فرمادے۔

ترجمہ محمود الحسن
تا کہ معاف کرے تجھ کو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے
گناہ اور جو پیچھے رہے۔

ترجمہ وحید الزمان
اس لیے کہ (تو اللہ کا شکر کرے اور)
اللہ تیرے اگلے پھلے گناہ بخش دے۔

ترجمہ شتا اللہ گناہ بخشتے ہوتے ہیں۔ تاکہ خدا بچھڑے اور اس نے تیرے اگلے پچھلے سارے

ترجمہ مودودی فرماتے۔ تاکہ اللہ تمہاری اگلی پچھلی ہر کوتاہی سے درگزر

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بفضلہ تعالیٰ گناہوں سے معصوم ہیں۔ آپ نے دعویٰ نبوت سے پہلے بھی کبھی کوئی گناہ نہیں کیا۔ بلکہ امت کے گناہ آپ کے وسیلہ جلیلہ سے دنیا میں بھی معاف ہوتے ہیں (سورۃ النساء آیت ۶۴) اور آخرت میں بھی معاف ہوں گے۔ (مشکوٰۃ ص ۴۸۹) تو آپ کی ذات اقدس کی طرف مترجمین کا ترجمہ میں گناہوں خطاؤں اور کوتاہیوں کو منسوب کرنا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ اگر آیت مبارکہ میں "ل" کو سبب قرار دے کر اور "ذنب" کو "ذنب" کے معنی میں لے کر ترجمہ کیا جاتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت پر بھی حرف نہ آتا اور عقیدہ اہل سنت و جماعت بھی محفوظ رہتا اور عربی الفاظ کا شرعی مفہوم بھی بلا تکلف ادا ہو جاتا کیونکہ "ل" یعنی سبب آتا رہتا ہے اور مضامین بھی بکثرت محذوف ہوتا رہتا ہے۔ کمالاً یخفی علی من تتبع افسوس کہ یہ مترجمین کئی پرکھی مارنے کا سلیقہ تو رکھتے ہیں لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت کی حفاظت کی اہمیت نہیں رکھتے۔

اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ کا ترجمہ آب زر سے لکھنے کے لائق ہے

فرماتے ہیں -

تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے انگوں کے اور تمہارے پھلوں

کے۔ (کنز الایمان)

نَادُهُمَا سَرَّ بَيْهَمَا -

(پارہ نمبر ۱۲ رکوع نمبر ۹ آیت نمبر ۱۲)

مثال نمبر ۴۰

ترجمہ اشرف علی ان کے رب نے ان کو پکارا

ترجمہ محمود الحسن پکارا ان کو ان کے رب ۔

ترجمہ وحید الزمان پروردگار نے دیکھا ان کا دیکھ کر ہانکنا
آواز دی ۔

ترجمہ عبد الماجد دونوں کو پکار کر ان کے پروردگار نے فرمایا ۔

ترجمہ مودودی ان کے رب نے انہیں پکارا ۔

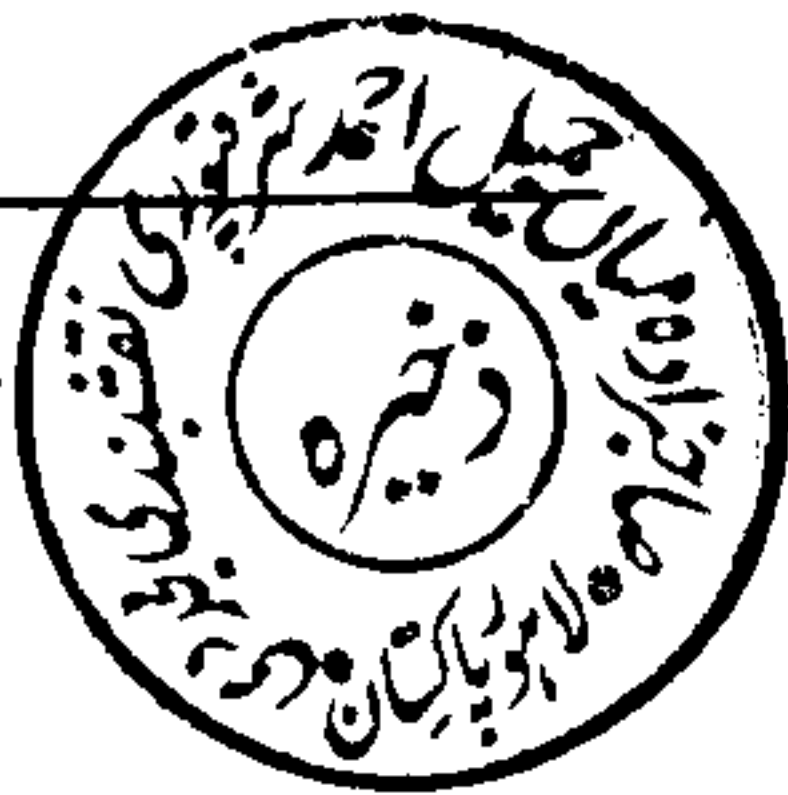
اللہ تعالیٰ دل کی رگ سے بھی زیادہ قریب ہے (دیکھو سورۃ البقرہ ۱۲۹)
سورۃ قی آیت ۱۷۱) تو آیت مذکورہ کے ترجمہ میں یہ کہنا کہ آدم و حوا
علیہما السلام کو ان کے رب نے پکارا یا آواز دی نا سمجھی پر مبنی ہے
کیونکہ جو سب سے زیادہ قریب ہو وہ کسی سے بات کرتے وقت اس کو نہ

پکارتا ہے نہ آواز دیتا ہے بلکہ ارشاد فرماتا ہے یا بات کو دل میں ڈلانا
انسوس کہ نادای یئادری" کا ترجمہ مندرجہ مترجمین نے یہ کیا ہے جو مخلوق کی
شان کے لائق ہے خالق کی شان کے لائق نہیں۔ پھر انسوس کہ ایک
طرف تو خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر مانتے ہیں اور دوسری طرف ایسا ترجمہ
کرتے ہیں جو حاضر و ناظر کے منافی ہے۔ مع عقل ان کو مگر نہیں آتی۔
ان وہابی دیوبندی تراجم خبیثہ کی آرٹ لے کر ایک خبیث ہندو دیانندی
نے اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر ہونے کا اور ہمہ دان ہونے کا جگہ جگہ انکار
کیا ہے (دیکھو اس کی تصنیف ستیا رتھ پرکاش ص ۶۹۹، ۶۲۸، ۶۳۴،
(۶۳۶، ۶۳۷)

کا ترجمہ بالکل درست ہے اس
اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ سے سورۃ بقرہ اور سورۃ ق کی
موافقت بھی برقرار رہتی ہے اور عقیدہ حاضر و ناظر پر بھی زد نہیں پڑتی۔
فرماتے ہیں۔

انہیں ان کے رب نے فرمایا۔ (کنز الایمان)

کتبہ سید احمد شاہ



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سرربانی مہمیل اینڈ کراکری ہاؤس
بودر وا" چو" سامیوال

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سرربانی مہمیل اینڈ کراکری ہاؤس
بودر وا" چو" سامیوال

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرآن مجید کے اردو تراجم کا تقابلی بیجا بیجا

تشریح کثیر الایمان

خرافات اہل لطعمیان

تالیف :-

استاذ الاماۃ محمد احسان الحق جامعہ رضویہ
الحافظ الحاج

ناشر

بزم محدث اعظم پاکستان
مرکزی جامع مسجد ہجویری جناح کالونی فیصل آباد